صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

مباحثات

بروز منگل مورخہ 2 دسمبر 2014ء

(بمطابق 9 صفر 1436 ہجری)

جلد 15 شمارہ 16

سرکاری رپورٹ

مندرجات	صفحہ نمبر
1۔ تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ	697
2۔ نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات	698
3۔ غیر نشاندار سوال اور اس کا جواب	737
4۔ اراکین کی رخصت	738
5۔ قاعدہ کا معطل کیا جانا	738
6۔ قرارداد	739
7۔ رسمی کارروائی	739
8۔ توجہ دلاؤ نوٹس ہا	743
9۔ مسودہ قانون (ترمیمی) کا زیر غور لایا جانا (خیبر پختونخوا جنرل پروویڈنٹ انوسٹمنٹ	

فنڈ مجریہ 2014) 748
10۔ مسودہ قانون (ترمیمی) کا پاس کیا جانا (خیبر پختونخوا جنرل پراویڈنٹ انوسٹمنٹ فنڈ
مجریہ 2014) 749
11 ۔ مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا سروسز ٹریبونل مجریہ 2014 کا زیر غور لایا جانا 749
12۔ مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا سروسز ٹریبونل مجریہ 2014 کا پاس کیا جانا 750
13۔ مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا ایمر جنسی ریسکیو سروسز مجریہ 2014 کا زیر
غور لایا جانا 750
14۔ مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا ایمر جنسی ریسکیو سروسز مجریہ 2014 کا
پاس کیا جانا 752

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 02 دسمبر 2014ء بمطابق 09 صفر 1436 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

إِنَّمَا ٱلۡمُؤۡمِنُونَ إِخۡوَةٌ فَأَصۡلِحُواْ بَيۡنَ أَخَوَيۡكُمۡۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُونَO يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا يَسۡخَرۡ قَوۡمٌ مِّن قَوۡمٍ عَسَىٰٓ أَن يَكُونُواْ خَيۡرًا مِّنۡهُمۡ وَلَا نِسَآءٌ مِّن نِّسَآءٍ عَسَىٰٓ أَن يَكُنَّ خَيۡرًا مِّنۡهُنَّۖ وَلَا تَلۡمِزُوٓاْ أَنفُسَكُمۡ وَلَا تَنَابَزُواْ بِٱلۡأَلۡقَٰبِۖ بِئۡسَ ٱلِٱسۡمُ ٱلۡفُسُوقُ بَعۡدَ ٱلۡإِيمَٰنِۚ وَمَن لَّمۡ يَتُبۡ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ۔

(ترجمہ): مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرادیا کرو۔ اور خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔ مومنو! کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے ممکن ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں) ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں۔ اور اپنے (مومن بھائی) کو عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کا برا نام رکھو۔ ایمان لانے کے بعد برا نام (رکھنا) گناہ ہے۔ اور جو توبہ نہ کریں وہ ظالم ہیں۔ وآخرُ الدَعوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ جی 'کوئسچنز آور' ، 'کوئسچنز آور' ۔

جناب محمود احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: کوئسچنز کے بعد آپ کو موقع دے دیں گے نا۔۔۔۔۔

جناب محمود احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نه نه یوه خبره د رته کوم، پوائنټ آف آرډر خو ته کولے شې۔۔۔۔۔

جناب محمود احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر!

جناب سپیکر: یہ کوئسچنز کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں نا، جس وقت یہ کوئسچنز ختم ہو جائیں، میڈم! آپ کو بھی موقع دیتا ہوں کہ کوئسچنز ختم ہو جائیں، میں موقع دیتا ہوں نا، میری یہ Commitment ہے، آپ کو موقع دیتا ہوں۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' : مفتی فضل غفور صاحب، سوال نمبر 2053۔

* 2053 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں امن وامان کی ابتر صورتحال کی وجہ سے صوبہ کے منتخب نمائندگان کو کافی خطرات لاحق ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ممنوعہ بور اسلحہ کے لائسنسز کا اجراء صوبوں کا اختیار ہے اور صوبہ ہذا میں اس کیلئے قانون سازی بھی ہو چکی ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ایک سال گزرنے کے باوجود کسی ممبر صوبائی اسمبلی کو سیکورٹی کیلئے ممنوعہ بور اسلحہ کا لائسنس جاری نہیں کیا گیا؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو منتخب ممبران صوبائی اسمبلی کیلئے اسلحہ لائسنسوں کے اجراء کا کیا طریقہ کار ہے، نیز حکومت خیبر پختونخوا نے اس کیلئے کیا حکمت عملی اپنائی ہے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) صوبے کی موجودہ صورتحال کے پیش نظر بعض نمائندگان کو خطرات لاحق ہیں۔

(ب) خیبر پختونخوا آرمز ایکٹ 2013 خیبر پختونخوا اسمبلی سے پاس ہو چکا ہے، مزید آرمز رولز 2014 بھی مشتہر ہو چکے ہیں، تاہم ابھی تک ممنوعہ وغیر ممنوعہ بور کی کیٹگرائزیشن مکمل نہیں ہوئی۔

(ج) کیٹگرائزیشن مکمل نہ ہونے کی وجہ سے کسی بھی ممبر صوبائی اسمبلی کو ممنوعہ بور اسلحہ لائسنس جاری نہیں کیا گیا۔

(د) اس مد میں چونکہ صوبائی حکومت محکمہ داخلہ و قبائلی امور نے خیبر پختونخوا آرمز ایکٹ 2013 اسمبلی سے پاس کیا ہے اور رولز بھی بنائے ہیں، مزید مرکزی حکومت اور باقی تمام صوبوں کو بھی اس بارے میں خط لکھا ہے تاکہ ہمیں اپنی رائے سے آگاہ کریں۔ جیسے ہی باقی صوبوں اور وفاق سے جواب موصول ہوتا ہے، اس کی روشنی میں مزید عملدرآمد کیا جائے گا۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ جناب سپیکر۔ دا زمونږ د صوبائی اسمبلۍ چې کوم معزز ممبران دی، صوبه کښې د بدامنۍ چې کوم جاری لهر دے نو د دوئ د سیکورټۍ هم ډیره لویه مسئله ده، د هغې متعلق دا سوال ما راوړے دے خو څه تسلی بخش جواب دوئ نه دے راکړے۔ وئیلی ئے دی چې آرمز ایکټ 2013 هم د اسمبلۍ نه پاس شوے دے، رولز هم جوړ شوی دی خو مزید مرکزی حکومت اور باقی تمام صوبوں کو بھی اس بارے میں خط لکھا ہے تاکہ ہمیں اپنی رائے سے آگاہ کریں۔ زما په خیال باندې دا په 2013 کښې چې کله آرمز ایکټ پاس شو، د هغې نه وروستو کافی وخت تیر شو، پکار دا وه چې د دې ضروری څه حل راؤباسلے شوے وے۔ د دې نه وروستو یو کوئسچن راروان دے----

(اس مرحلہ پر صحافی حضرات پریس گیلری سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: ایک منٹ، ضیاء اللہ خان! آپ دیکھیں میڈیا کا کیا ایشو ہے اور عارف یوسف کو بھی ساتھ لے کے دیکھیں Address کرلیں اسے۔ جی جی۔

مولانا مفتی فضل غفور: د دې نه جی وروستو یو بل اسمبلی کوئسچن دے، په هغې کښې پخپله اعتراف کړے دے چې ډاکټرانو ته د خطراتو د وجې نه پرمټ، اسلحه پرمټس جاری شوی دی، هغه په خپل ځائې یو خبره ده، د هغې قانونی حیثیت، خو دا معزز د اسمبلۍ ممبران، دوئ هم کم از کم ضروت مند دی، حاجت مند دی، نو په دې حواله باندې محکمه یا حکومت هغه دے چې کوم دے نو مونږ ته تسلی راکړی۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر۔

سید محمد علی شاہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، محمد علی شاہ باچا۔

سید محمد علی شاہ: دا ئے لیکلی دی " کیٹگرائزیشن مکمل نہ ہونے کی وجہ سے کسی ممبر صوبائی اسمبلی کو ممنوعہ بور اسلحہ لائسنس جاری نہیں کیا گیا"، نو زما دا ضمنی کوئسچن دے چې دیکښې به څومره ټائم نور لګی چې دا کیټګرائزیشن مکمل کړی؟

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ سب سے پہلے تو میں اپنے معزز رکن اسمبلی کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ ایک بہت ہی اہم کوئسچن انہوں نے اٹھایا ہے اسمبلی میں اور اس بارے میں صرف اتنا عرض کردوں کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد فائر آرمز ایمونیشن باقاعدہ صوبوں کو منتقل ہو چکا ہے اور خیبر پختونخوا حکومت پہلی صوبائی حکومت ہے جنہوں نے اس کیلئے باقاعدہ قانون سازی کی اور خیبر پختونخوا آرمز ایکٹ 2013 اسمبلی سے پاس کروایا اور یہ اسی قانون سازی کی وجہ سے دوسرے صوبوں نے بھی ہمارے ساتھ اس سلسلے میں رابطے شروع کئے، یہ آپ سب، ہم سب پارلیمنٹیرینز کی مشترکہ کامیابی ہے۔ جہاں تک اسمبلی ممبران کو پرمٹ کا سوال اٹھایا گیا ہے، اس بارے میں بہت کلیئر ہے کہ ان شاء اللہ بہت جلد اس میں ہم باقاعدہ نوٹیفیکیشن کے بعد ہر ایم پی اے صاحب کو اپنا اپنا ایک خاص کوٹہ مختص کیا جائے گا اور اس کوٹے کے تحت پرمٹ اور لائسنس جاری کئے جائیں گے۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: مفتی صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: جی یو خوا خو ډیپارټمنټ لیکلی دی چې مونږ د نورو صوبو سره رابطه کوؤ چې د هغې نه ځان پوهه کړو، د هغوی نه څه انفارمیشن واخلو او لاء منسټر صاحب اوویل چې صوبو زمونږ سره رابطه وکړه، نو زما خو دا ګزارش دے او دا د دې د پاره جی Limit پکار دے، کله پورې دا تقریباً، تاسو که ډائریکټوریټ د دې دپاره نه وی Arrange شوي جی او د هغې د پاره سټاف نه وی نو زما په خیال باندې هوم ډیپارټمنټ د په عارضی بنیادونو باندې په ایمرجنسی Base باندې، دا معزز اراکین اسمبلی دی که تاسو پکښې خپل رولنګ هم ورکړئ جی، دا تقریباً څه کم دوه کاله پوره کیدو والا دی او دا معزز

ممبران دوئ په دې ناکو باندې، په دې چیک پوستونو باندې لکه چې کوم حشر ورسره کیږی نو هغه دوئ ته پته ده، دې معززو ممبرانو ته، خو تاسو په دیکښې څه رولنګ ورکړئ او دا زر تر زره دغه شی او Limit د دې د پاره چې کوم دے دغه شی نو هغه به ډیره بهتره وی۔ دویمه خبره جی د پرمټ ما نه ده کړې جی، د لائسنس مې کړې ده، پرمټ د عارضی وخت د پاره وی او لائسنس په مستقل بنیاد باندې وی۔

<u>جناب جعفر شاہ:</u> سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر:</u> ہاں، جعفر شاہ صاحب۔

<u>جناب جعفر شاہ:</u> تهینک یو سپیکر صاحب۔ ما دا خبره کوله چې یو خو پرمټ نه لائسنس او دویمه خبره دا ده چې ټائم، تاسو Time limit ما ته اوښایئ چې Within one month or two months نو Department will work on that۔

<u>جناب سپیکر:</u> امتیاز شاہد صاحب۔

<u>وزیر قانون:</u> شکریہ۔ جعفر شاہ صاحب! میں نے ضمنی کوئسچن کا بھی جواب دینا تھا، چونکہ یہ ایسا مسئلہ ہے کہ ہر پارلیمنٹ کے صوبائی ممبر کو اس کی اشد ضرورت ہے اور حالات بھی ایسے ہیں، ان شاء اللہ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ رابطے میں ہیں اور بہت جلد Time limit تو میں Fix نہیں دیتا لیکن کوشش یہی ہو گی کہ اسی مہینے اس کو Finalize کریں ان شاء اللہ۔

<u>مولانا مفتی فضل غفور:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> جی، مفتی صاحب۔

<u>مولانا مفتی فضل غفور:</u> کچھ نہ کچھ تو بتائیں، تقریباً تو ایک ہفتہ دو ہفتے، ایک مہینہ دو سال، چار سال، پانچ سال کے بعد، وہی والی بات تو نہیں ہے جو بلدیاتی الیکشن کے حوالے سے آپ تاریخیں بدل دیتے ہیں۔۔۔۔

<u>وزیر قانون:</u> مفتی صاحب!

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، مفتی صاحب! آپ نے سنا ہے، اس نے کہا ہے کہ اسی مہینے میں۔۔۔۔

<u>وزیر قانون:</u> مفتی صاحب! میں نے بہت، میں نے جواب دے دیا، شاید آپ نے سنا نہیں ہے، میں کہتا ہوں کہ ان شاء اللہ اسی دسمبر کے مہینے میں اس کو فائنل کریں گے ان شاء اللہ۔

مولانا مفتی فضل غفور: ان شاء اللہ، بہت اچھا۔ تھینک یو ویری مچ۔

(اس مرحلہ پر صحافی حضرات واک آؤٹ ختم کرکے پریس گیلری میں تشریف لے آئے)

(تالیاں)

جناب سپیکر: اچھا، محمود جان صاحب! یہ صحافی حضرات، انہوں نے واک آؤٹ کیا تھا تو اس کے بارے میں عارف یوسف صاحب سے میں نے اس سے پہلے بات کی تھی، میرے خیال میں ایک متفقہ ریزولیوشن لا رہے ہیں تو تمام آپ اس کے اوپر جو ہے ناوہ کرکے ایک ریزولیوشن آپ پیش کر لیں گے۔ محمود جان صاحب۔

جناب محمود جان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر صاحب۔ زه او ضیاء الله صاحب لاړو او د میډیا ملګرو سره پریس والا سره مونږ خبره وکړه، د هغوی شکریه ادا کوؤ چې هغوی زمونږ په وینا باندې دلته فلور ته راغلل جی او هغه بله ورځ چې کوم ډی سی این جی باندې چې کومه حمله شوې ده، د هغې مونږ بهرپور مذمت کوؤ جی او مونږ یو متفقه قرارداد راؤړو، د هغې خلاف په دې ټول فلور باندې جی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: تاسو ټول د اپوزیشن سره دغه وکړئ، متفقه قرارداد۔

جناب محمود جان: تھینک یو۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 2054، مفتی فضل غفور صاحب۔

* 2054 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ماربل مائنز سے وابستہ افراد کو Explosive مواد کی ضرورت ہوتی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبے کی بدامنی اور دہشت گردی کی ابتر صورتحال کی وجہ سے Explosive مواد کی خرید و فروخت کیلئے باقاعدہ لائسنس جاری کیا جاتا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ اس سلسلے میں مختلف کیٹگری کے لائسنسز جاری کر چکا ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو صوبہ بھر میں جاری ہونے والے لائسنس ہولڈرز کی فہرست بمعہ کیٹگری فراہم کی جائے، نیز صوبائی حکومت Explosive لائسنس کے اجراء کا ذمہ دار ہے یا وفاقی حکومت، نیز حکومت اس کیلئے کیا طریقہ وضع کر چکی ہے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ ماربل مائنز سے وابستہ افراد کو Explosive مواد کی ضرورت ہوتی ہے۔

(ب) جی ہاں، صوبہ میں Explosive مواد کی خرید وفروخت کیلئے باقاعدہ لائسنس جاری کیا جاتا ہے۔

(ج) محکمہ داخلہ نے ابھی تک کوئی Explosive license جاری نہیں کیا، البتہ Department of Explosive, Ministry for Industries Islamabad نے اس سلسلے میں مختلف کیٹگری کے لائسنسز جاری کئے ہیں۔

(د) Explosive کا اختیار صوبوں کو ابھی ملا ہے۔ خیبر پختونخوا حکومت نے اس سے متعلق قانون سازی بھی کی ہے۔ مزید محکمہ نے حکومت کو صوبائی انسپکٹوریٹ کی تجویز دی ہے، جیسے ہی صوبائی انسپکٹوریٹ قائم ہو جائے گا صوبہ میں لائسنس کا اجراء بعد از قانونی کارروائی شروع کر دیا جائے گا تاہم اس وقت بھی Department of Explosive, Ministry for Industries Islamabad ہی Explosive کی نگرانی کر رہا ہے۔

مولانا مفتی فضل غفور: دا جی د Explosive licenses باره کښې جی ما يو کوئسچن کړے دے، زمونږ علاقې د مائننګ ايرياز دی، په هغې کښې د ماربل يو ډير لوئې پراډکټ دے جی۔ هلته د Explosive استعمال کيږی او د ډير وخت راهسې د کله نه چې د دې د 18th amendment نه وروستو صوبو ته اختيار منتقل شوے دے نو د هغې وخت نه وروستو هلته چې کوم لائسنس هولډرز دی، د هغوی د لائسنسنو د Renewal مسئله ده، د Extension مسئله ده، هغه خواران يو ځائې يو دفتر ته ځی، بل دفتر ته ځی، وفاق له ځی، هغوی ورته وائی مونږ صوبو ته حواله کړے دے، صوبې ته راځی، صوبه وائی چې مونږ ورله ډائريکټوريټ نه دے جوړ کړے نو بامر مجبوری به بيا هغوی غير قانونی Explosive license دا به استعمالوی۔ نو زما په ديکښې ګزارش دے، ما خو کوئسچن کړے وو خو دوئ دا سې څه پوره جواب نه دے راکړے نو په دې باره کښې دوئ د د خپل حکومت مؤقف ښکاره کړی چې تر کومه پورې دوئ دا Directorate of Explosives دا چې کوم دلته Establish کوی او کله پورې به دوئ فنکشنل کړی او په ديکښې زما يو Suggestion دا دے جی چې عارضی بنيادونو باندې هوم ډيپارټمنټ د د دې د پاره چې کوم دے سټاف Arrange کړی او پکار دا ده چې د هغې خلقو هغه

مشکلات ختم شی او چې کله مستقل د دې د پاره ډائریکتوریټ جوړ شی او بیا سټاف د هغې د پاره هائر شی، د هغې نه وروستو به بیا ظاهره خبره ده، هغه عارضی سټاف به دوئ دغه کړی، تحلیل کړی۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر۔

وزیر قانون: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ مفتی فضل غفور صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اٹھارہویں ترمیم کے تحت Explosive صوبوں کو منتقل ہو گیا، آئی پی سی ڈیپارٹمنٹ اور Oversight Committee کے فیصلے کے زیر نظر اس کو محکمہ داخلہ کے حوالے کیا گیا ہے، نتیجتاً خیبر پختونخوا حکومت نے اس کیلئے Khyber Pakhtunkhwa Arms Explosive Act, 2013 کو پاس کر لیا ہے۔ صوبائی حکومت نے Explosive کو اچھے طریقے سے Regulate کرنے کیلئے ایک Inspectorate of Explosives design کیا ہے جس کی منظوری موصول ہو چکی ہے اور انسپکٹوریٹ کی خاص بات یہ ہے کہ یہ ضلعی سطح پر بارود کے Calculated استعمال کو یقینی بنائے گا۔ اس کے برعکس وفاقی ادارہ پرانے بارود کا صرف ایک انسپکٹر پورے صوبے کے بارود کو Regulate کر رہا تھا جو کہ ایک واحد انسان بمشکل سے یہ کر سکتا ہے، یہی وجہ ہے کہ صوبے میں اکثر بارود غیر لائسنس یافتہ بندوں کے ساتھ پکڑا جاتا تھا۔ بہر حال اس وقت وفاقی حکومت ہی بارود کی نگرانی کر رہی ہے، جیسے ہمارے رولز اور انسپکٹوریٹ قائم ہو جائے گا، صوبہ جلد بارود کے لائسنس کا اجراء اور Regulate کرلے گا ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: جی فیصل صاحب! یہ پہلے مفتی صاحب کے بعد آپ کو موقع دیں گے، اچھا جی، فیصل صاحب۔

راجہ فیصل زمان: سر! اگر اس میں یہ Proper legislation ہو جائے، اصل میں یہ خود میں نے ان لوگوں کو دیکھا ہے، وہ بارود کے ساتھ پکڑے جاتے ہیں اور اگلے دن وہ Bail پہ باہر پھر رہے ہوتے ہیں۔ اگر Proper legislation ہو تو اس کے تحت وہ لوگ باہر نہیں پھر سکتے، ایک بندے کی ایک Limit ہے، اس سے اوپر وہ پکڑا جاتا ہے، اگر پانچ کلو کی Limit ہے، اس کے پاس 200 کلو پکڑا گیا تو یقین کریں تیسرے دن وہ باہر پھر رہا تھا اور اس پہ Proper کوئی لیجسلیشن ہو کہ بندہ باہر نہ پھر سکے۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: زما په خیال باندې جناب سپیکر! زما خو ډیره اسانه غوندې خبره وه۔ هغه عوام چې هغه د دې بزنس سره وابسته دی، هغوی ته مشکلات دی، د هغوی د پاره نه څه د متبادل میشنرئ بندوبست شته چې هغوی پرې د خپلو ماربلو وغیره د هغې کټائی وکړی او نه ورته دلته په Explosives license کښې Renewal ملاویږی، نه په هغې کښې Extension ملاویږی، ما خو ډیره اسانه خبره وکړه چې تر نوی دغه Establish کیدلو پورې دوئ وائی چې Approval راغلے دے د ډائریکټوریټ د پاره خو تر هغې پورې چې دوئ عارضی طور باندې داسې یو سټاف هائر کړی په هوم ډیپارټمنټ کښې، او فی الحال د هغوی د مشکلاتو آزاله وکړی، نو ما د دوئ نه دا گزارش وکړو جی۔

جناب عبدالکریم: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، کریم خان، کریم خان۔

جناب عبدالکریم: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ زه د مولانا صاحب د خبرې تائید کوم۔ جناب سپیکر صاحب، مائنز اونرز چې دی، هغوی وړومبے خو پکار نه ده چې بارود استعمال کړی خو مجبوری ده، ولې چې زمونږ په صوبه کښې مائنز اونرز ته هیڅ قسم له Facilities نشته۔ اوس چې مائنز اونرز سره لائسنس دے، د Mineral department attested دغه دے، هغوی له انفارمیشن دے، پکار ده چې د دوئ په تصدیق باندې داخله د پروژنل لائسنس کال د پاره، شپږو میاشتو د پاره، څومره چې قانون سازی نه ده شوې تر هغې پورې۔ ما ته پته ده چې په بونیر کښې دوه مائنز اونرز چې دی، په هغوی پرچې شوې دی او منسټر صاحب ناست دے، د دوئ په علم کښې به وی چې د هغوی دغه چې دے کاروبار چې دے، هغه Suspend شوے دے او د هغوی هغه لیز هم Suspend شوے دے، دا سیریس ایشو ده، دا د۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر فارلاء۔

وزیر قانون: مفتی صاحب ته گزارش کوؤ، دوئ د لاړ شی ما سره او ان شاء اللہ سبا به زه د دوئ سره لاړ شم، د ډیپارټمنټ سره به خبره وکړو چې څومره زر دیکښې Possible وی خو سردست زما سره چې څومره پورې انفارمیشن دی، د

Ministry for Industries Islamabad, explosive ډیپارټمنټ د طرف نه، نو سردست هغه ډیل کوی، بهرحال بیا هم تاسو راشئ، سبا به زه تاسو سره لاړ شم ان شاء الله د دې معاملې څه حل به رااوباسو۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب! ښه خبره دا ده که سبا د دوئ سره میټنګ وکړئ او 'کنسرنډ' ډیپارټمنټ سره کښینئ او یوه خبره وشی نو هغه به ښه وی۔

مولانا مفتی فضل غفور: بس ټهیک ده جی، ټهیک ده جی، دا بیا به دلته د اسمبلئ وقفې دوران کښې لابی کښې چې کوم دے نو هغوی ته تاسو دې ځائې نه هدایات جاری کړئ، هغوی به دلته موجود وی ان شاء الله دلته به بیا د هغوی سره کښینو، خبره به وکړو۔

جناب سپیکر: ټهیک شو۔ کوئسچن نمبر 2055، مفتی فضل غفور۔

* 2055 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں ڈاکٹرز کے آئے روز اغواء اور قتل ہونے کی وجہ سے حکومت نے ان کو اسلحہ پرمٹ دینے کا فیصلہ کیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ سی سی پی او اس سلسلے میں کافی ڈاکٹرز حضرات کو اسلحہ پرمٹ کا اجراء کر چکا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ممنوعہ بور اسلحہ لائسنس کا اختیار صوبہ کو ملنے کے بعد پرمٹ کے اجراء کی قانونی حیثیت نہیں رہی؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو جن ڈاکٹرز حضرات کے نام اسلحہ پرمٹس جاری کئے گئے، ان کی فہرست فراہم کی جائے، نیز پرمٹ کی قانونی حیثیت واضح کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) صوبائی حکومت نے اس قسم کا کوئی اصولی فیصلہ نہیں کیا۔

(ب) جی ہاں، سی سی پی او نے 67 ڈاکٹروں کو تین مہینے کی قلیل مدت کیلئے اسلحہ پرمٹس جاری کئے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ صوبہ خیبر پختونخوا میں عموماً اور ضلع پشاور اور ملحقہ خیبر ایجنسی میں بالخصوص گزشتہ ایک دہائی سے جاری دہشت گردی کی لہر کا ایک عنصر پروفیشنل حضرات خصوصاً ڈاکٹرز کا اغواء برائے تاوان اور قتل وغیرہ بھی ہیں جس کے نتیجے میں گزشتہ کئی سالوں سے ڈاکٹرز حضرات بیرون ملک یا ملک کے

دوسرے حصوں کو منتقل ہو رہے تھے اور مزید برآں کئی سالوں سے مختلف حکومتی شخصیات سے ملاقات میں سیکورٹی حالات کے پیش نظر مطالبات کر رہے تھے کہ انہیں خصوصی پرمٹ جاری کیا جائے تاکہ وہ اسلحہ اپنے ساتھ رکھ سکیں اور اپنی جان و مال کی حفاظت کر سکیں، بصورت دیگر انہوں نے صوبے سے اپنے آپ کو منتقل کرنے کا اعلان کیا جس کے نتیجے میں ہیلتھ سیکٹر اور ہسپتالوں کی کارکردگی نہ صرف بری طرح متاثر ہوئی بلکہ صوبے کے عوام کو طبی سہولیات کے حوالے سے شدید مشکلات سے دوچار ہونا پڑتا۔ اس ایمرجنسی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے ڈاکٹرز اور ہسپتالوں کیلئے دیگر عمومی حفاظتی اقدامات اٹھانے کے علاوہ ڈاکٹرز کے اعتماد کو بحال رکھنے کیلئے ڈاکٹرز حضرات کی باقاعدہ Verification کے بعد خود حفاظتی کیلئے ہسپتال اور کلینک سے گھر آنے جانے کے دوران قلیل مدت کیلئے اپنے ساتھ اسلحہ رکھنے کی اجازت دی گئی، تاہم ڈاکٹرز صاحبان کو ہدایت کی گئی کہ اسلحے کی نمائش اور سرعام لیکر چلنے پر پابندی ہو گی۔

(ج) جی ہاں، یہ صحیح ہے مگر جس وقت ان پرمٹوں کا اجراء کیا گیا تھا، اس وقت محکمہ داخلہ و قبائلی امور خیبر پختونخوا نے آرمز ایکٹ 2013 اسمبلی سے پاس کرایا ہے اور رولز بھی بنائے ہیں، تاہم صوبائی اور مرکزی حکومت میں مختلف بور کے اسلحہ لائسنس کے اجراء کے اختیار کے بارے میں خط و کتابت جاری ہے کہ اس حوالے سے اتھارٹی یا مرکزی حکومت کے پاس ہو گی یا صوبائی حکومت کو ٹرانسفر ہو گی، اس ابہام کے تناظر میں قلیل المدتی اجازت نامے جاری ہوئے۔

(د) ڈاکٹرز حضرات کی لسٹ درج ذیل ہے، تاہم ان کے جاری کردہ قلیل المدت اجازت ناموں کی میعاد ختم ہو چکی ہے اور یہ مؤثر نہیں رہے۔

List of Permits only Doctors:

S. #	Dispatch No.	Name & Address
01	140/PA Dt. 27.09.2013	Shahid Jamal s/o Hazrat Jamal Razi r/o Mardan presently Defence Housing Society Peshawar Cantt.
02	144/PA Dt. 05.10.2013	Mohammad Mansoor s/o Dr. Intikhab Alam r/o GT Road Mohalla Yaseen Hospital.
03	173/PA Dt. 02.12.2013	Dr. Jan Mohammad Afridi KTH r/o Bar Qamber Khel, Khyber Agency
04	196/PA Dt. 26.12.2013	Dr. Zamin Hussain s/o Mirza Hussain r/o Khyber Bazar.
05	197/PA Dt. 26.12.2013	Mohammad Bilal s/o Imdad Hussain r/o House No. C-9 Hakeem Bukhari Colony Gulbahar
06	198/PA Dt. 26.12.2013	Kabeer Ali s/o Fazle Karim r/o Room No. A-9 Alkhari Hotel Khyber Bazar

07	199/PA Dt. 26.12.2013	Shahzeb s/o Jehanzeb r/o Room No. A-7, New TMO Doctor Hostel, LRH
08	200/PA Dt 26.12.2013	Akhter Sher s/o Aman Sher r/o District Swabi
09	201/PA Dt. 26.12.2013	Mohammad Shahab s/o Jehanzeb r/o Room A-9, Alkhair Plaza Khyber Bazar
10	202/PA Dt. 26.12.2013	Raza Ullah s/o Bahtar Khan r/o Tangi Charsadda
11	203/PA Dt. 26.12.2013	Bakht Jehan s/o Firdos Khan r/o Doctor Colony, Lady Reading Hospital
12	204/PA Dt. 26.12.2013	Musarat Hussain s/o Almas Khan r/o Tamas Khan Building University Road, Tehkal Payan
13	205/PA Dt. 26.12.2013	Mohammad Faisal Khan s/o Mohammad Hussain r/o Village Chowk Mulazai
14	206/PA Dt. 26.12.2013	Sher Bahader Khan s/o Sultan r/o Doctor Colony LRH
15	207/PA Dt. 26.12.2013	Akhtar Hussain s/o Sayyed Hussain r/o Mohmand Agency presently in LRH
16	208/PA Dt. 26.12.2013	Attaur Rehman s/o Shah Wali r/o Village and PO Mandra Khel Lakki
17	209/PA Dt. 26.12.2013	Hussain Ahmad s/o Ghulam Yasin r/o New Khattak Colony Street No. 5 near Railway Police Line Dabgari
18	210/PA Dt. 26.12.2013	Gul Sharif s/o Qamar Gul r/o Mohallah Salam Farsi Village Sangu Landi Bala
19	211/PA Dt. 26.12.2013	Ahmad Zeb s/o Alamzeb r/o Ashrfia Colony Street No. 4 Eidgah Rd LRH
20	212/PA Dt. 26.12.2013	Mohammad Shahid Iqbal s/o Ghulam Jalil r/o Room No. C-9 Old TMO Hostel LRH
21	213/PA Dt. 26.12.2013	Hamidullah s/o Haji Ramzan r/o Gulabad Colony Jamrud Road
22	214/PA Dt. 26.12.2013	Mohammad Zahid Shah s/o Dost Mohammad r/o Charsadda Road Budni Pull Sardar Colony
23	215/PA Dt. 26.12.2013	Ziaul Haq s/o Rehmat Jan r/o Room No. A-11, Al-Khair Hospital Khyber Bazar
24	216/PA Dt. 26.12.2013	Ihsanullah s/o Fatih Mohammad r/o New TMO Hostel Room No. B-5 LRH
25	217/PA Dt. 26.12.2013	Ziaur Rehman s/o Gul Badar Khan r/o Iqra Tower Islamia Hospital Government College Faqirabad
26	218/PA Dt. 26.12.2013	Noor Sardar s/o Sardar Mir r/o Street No. 4 House No. 2 Noman T own
27	219/PA Dt. 26.12.2013	Mohammad Waqas Khan s/o Abdul Hamed Khan r/o Room No. C19, New TMO Hostel LRH
28	220/PA Dt. 26.12.2013	Inamullah s/o Shah Raza Khan r/o Room No. C 19 New TMO Doctor Colony LRH

29	221/PA Dt. 26.12.2013	Ikramullah s/o Zamir Raziq r/o New TMO Hostel Room No. 139 LRD
30	222/PA Dt. 26.12.2013	Gulab Noor s/o Gul Shah r/o Village Toot Dand Bara Qamber Khyber Agency presently House No. 8 St. A 2 Malakabad Tabligh Markaz
31	223/PA Dt. 26.12.2013	Ziaur Rehman s/o Gul Badar Khan r/o Iqra Tower Islamia Hostel Government College Faqirabad
32	224//PA Dt. 26.12.2013	Shahidullah Ahmad s/o Ahmadullah r/o Patwar Bala Peshawar
33	225/PA Dt. 26.12.2013	Mohammad Ali s/o Taj Mohammad r/o TMO Doctors Hostel Room No. A 22 LRH
34	226/PA Dt. 26.12.2013	Arshad Javed s/o Samiullah shah r/o Karak Presntly residing at House 105 St. 7 Phase No. 2
35	227/PA Dt. 26.12.2013	Asadullah s/o Zahoorullah r/o Hayatabad
36	228/PA Dt. 26.12.2013	Mohammad Arshad s/o Said Mohammad Taveebul Haq r/o Hayatabad st. 2 sector E 6 Phase 7 House 212
37	229/PA Dt. 26.12.2013	Taskeen Ahmad s/o Amir Sher Khan r/o 52 Syed Jamaluddin Afghani Road University Town
38	230/PA Dt. 26.12.2013	Khalid Mehmood s/o Said Badshah r/o House No. 18 st. 13 sector A 3 Phase No. 3 Hayatabad
39	231/PA Dt. 26.12.2013	Adnan Khan s/o Fazle Haq r/o 64/A st. 7 Defence Officer Colony Khyber Road
40	232/PA Dt. 26.12.2013	Iftikhar Ahmad s/o Amir Sher r/o 52 Syed Jamaluddin Afghani Road, University Town
41	233/PA Dt. 26.12.2013	Khalid Mehmood s/o Said Badshah r/o House No. 18 St. 13 sector K 3 Phase No. 3 Hayatabad
42	234/PA Dt. 26.12.2013	Aamir Bilal s/o Bilal Ahmad r/o 97 Defence Officer Colony
43	235/PA Dt. 26.12.2013	Humayun Khan s/o Shah Kamin Khan r/o House 686 st. 9 sector F 5 phase No. 6 Hayatabad
44	236/PA Dt. 26.12.2013	Habibur Rehman s/o Hameed Gul r/o House No. 163 st. 9 sector F 5 phase No. 6 Hayatabad
45	237/PA Dt. 26.12.2013	Mohammad Yousaf Khan s/o Sher Mohammad Khan r/o 198 st. 1, E 1 phase 1 Hayatabad
46	238/PA Dt. 26.12.2013	Mosa Kaleem s/o Haji Ghulam Rabbani r/o House 390 st. 15 Defence Colony
47	239/PA Dt. 26.12.2013	Zafar Iqbad s/o Saleem Khan r/o Flat No. E 3 Doctor Colony, LRH
48	242/PA Dt. 30.12.2013	Lal Mohammad s/o Mohammad Safdar r/o Mohallah Shenwari Colony Dalazak Road,
49	243/PA Dt. 30.12.2013	Qasid s/o Masood Khan r/o Berooni Yakatood Zargar Abad
50	244/PA	Javed s/o Gul Aman r/o Pajagi Road St. 3

	Dt. 30.12.2013	Mohallad Tauheed Abad, Bashir Abad
51	245/PA Dt. 30.12.2013	Mohammad Amjad s/o Syed Takveemul Haq r/o House No. 483 st. 13 sector E 4 Phase No. 7 Hayatabad
52	251/PA Dt. 03.01.2014	Mohammad Nazeer s/o Gul Man Shah r/o Green Town St. 1 Kohat Road,
53	252/PA Dt. 03.01.2014	Ikramullah Khan Afridi s/o Ajam Khan r/o Afridi Ghari Mathra
54	253/PA Dt. 03.01.2014	Nadeem Khan s/o Ibrahim Khan r/o Gulbar No. 4 Mohallah Ijaz Abad
55	254/PA Dt. 03.01.2014	Ibrahim Khan s/o Khan Bar Khn late r/o Rahim Abad No. 1 PO Shahin Muslim Town
56	255/PA Dt. 03.01.2014	Zaman Shah s/o Haji Bahader r/o House No. 629 st. 8 phase 6 Hayatabad
57	Dt. 03.01.2014	Shahid Jamal s/o Hazrat Jamal r/o Mardan presently residing at House No. 140 Askari-1, Defence Housing Society Peshawar Cantt.
58	562/PA Dt. 09.05.2014	Dr. Khalid Hameed s/o Hameed Gul r/o House T-2856
59	583 Dt. 29.05.2014	Dr. Shahid Jameel s/o Dhre Kamil r/o Hayatabad
60	584 Dt. 29.05.2014	Dr. Mohammad Subhan s/o Chan Badshah r/o Nowshera presently Kuwait Teaching Hospital Peshawar.
61	585 Dt. 29.05.2014	Dr. Asghar Khan s/o Abdur Rashid Kha nr/o Michni Road
62	586 Dt. 29.05.2014	Dr. Ghareeb Nawaz s/o Abdul Matiullah Khan r/o Hayatabad
63	587 Dt. 29.05.2014	Dr. Hussain Ahmad s/o Abdul Jalil r/o Hayatabad
64	588 Dt. 29.05.2014	Dr. Qasim Riaz s/o Azam Khan r/o Hayatabad
65	589 Dt. 29.05.2014	Dr. Rahid Ahmad s/o Haji Taj Mohmand r/o Doctor Hospital
66	590 Dt. 29.05.2014	Dr. Mohammad Aurangzeb s/o Mian Gul r/o Hayatabad
67	591 Dt. 29.05.2014	Dr. Arif Mehmood Khan s/o Rias Khan r/o

<u>مولانا مفتی فضل غفور:</u> زه به جی دا سوال او جواب لږ Readout کړم نو دې فلور ته به پته ولګی چې دا سوال د څومره، دا جواب د څومره تضاد اتو مجموعه ده؟ ما سوال کړے دے "آیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں ڈاکٹرز کے آئے روز اغواء اور قتل ہونے کی وجہ سے

حکومت نے ان کو اسلحہ پرمٹ دینے کا فیصلہ کیا ہے؟" جواب کښې ليکي "صوبائی حکومت نے اس قسم کا کوئی اصولی فیصلہ نہیں کیا ہے"۔ بیا مې سوال کړے دے "آیا یہ بھی درست ہے کہ سی سی پی او اس سلسلے میں کافی ڈاکٹرز حضرات کو اسلحہ پرمٹ کا اجرا کر چکا ہے؟" جواب ئے لیکلے دے "جی ہاں، سی سی پی او نے 67 ڈاکٹروں کو تین مہینے کی قلیل مدت کیلئے اسلحہ پرمٹس جاری کئے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ صوبہ خیبر پختونخوا میں عموماً اور ضلع پشاور اور ملحقہ خیبر ایجنسی میں بالخصوص گزشتہ ایک دہائی سے جاری دہشت گردی کی لہر کا ایک عنصر پروفیشنل حضرات خصوصاً ڈاکٹرز کا اغواء برائے تاوان اور قتل وغیرہ بھی ہے جس کے نتیجے میں گزشتہ کئی سالوں سے ڈاکٹر حضرات بیرون ملک یا ملک کے دوسرے حصوں کو منتقل ہو رہے تھے اور مزید برآں کئی سالوں سے مختلف حکومتی شخصیات سے ملاقات میں سیکورٹی حالات کے پیش نظر مطالبات کر رہے تھے"۔ یو طرف ته وائی چې صوبائی حکومت دا سې خبره نه ده کړې او بل طرف ته وائی چې دوئ د حکومتی شخصیاتو سره دا سې مطالبات کول کہ انہیں خصوصی پرمٹ جاری کیا جائے تاکہ وہ اسلحہ اپنے ساتھ رکھ سکیں اور اپنی جان و مال کی حفاظت کر سکیں بصورت دیگر انہوں نے صوبے سے اپنے آپ کو منتقل کرنے کا اعلان کیا جس کے نتیجے میں ہیلتھ سیکٹر اور ہسپتالوں کی کارکردگی نہ صرف بری طرح۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: مفتی صاحب! میرے خیال میں آپ کی بات وہ سمجھ گئے ہیں تو میں منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ Respond کریں۔

مولانا مفتی فضل غفور: نه یو، یو جی دا مې عرض کولو، دا خو دې جواب کښې تضاد دے او دویم دا ده چې جی د دې خو څه قانونی حیثیت شته که نشته؟ دے خو وائی چې قانونی حیثیت ئے نشته او بیا ورته اجازت ورکړے شوے دے، د دې لږ وضاحت به وکړی۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر قانون: جناب سپیکر! چونکہ پشاور میں زیادہ تر واقعات ڈاکٹرز صاحبان کے ساتھ ہوئے ہیں، اغواء برائے تاوان کے سلسلے میں اور ٹارگٹ کلنگ بھی ہوئی ہے، اسی وجہ سے سی سی پی او پشاور نے ان ڈاکٹر حضرات کو، 67 لوگوں کو باقاعدہ پرمٹس جاری کئے ہیں جس کا آج بھی میں نیوز پیپر میں بھی دیکھ رہا تھا، تو یہ

صرف پشاور میں کیونکہ لاء اینڈ آرڈر سیچویشن ٹھیک نہیں تھی، ڈاکٹرز صاحبان اکثر جو ہیں اغواء ہو جاتے تھے، ان کی بھتہ خوری کے سلسلے میں، باقی بھی اغواء برائے تاوان کیلئے، تو اس میں ڈاکٹرز صاحبان کیلئے، اس طرح 67 لوگوں کیلئے پرمٹ جاری کئے گئے ہیں جو کہ آج بھی اس کا باقاعدہ اخبار میں، 'مشرق' اخبار میں بھی آ چکا ہے تو مفتی صاحب کو مزید اگر اس میں کوئی چاہیئے تو میرے ساتھ بیٹھیں اور اس پہ بات کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب! گزاره کوه کنه، مفتی صاحب! کله کله گزاره هم کوه۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر صاحب! دا به څه کوؤ جی؟ یو خو دے وائی چې لا حکومت دا سې فیصله نه ده کړې نو دا پرمټونه چا جاری کړل؟ دویم وائی دا غیر قانونی دی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: جناب سپیکر! مفتی صاحب سے گزارش ہے کہ آئی جی صاحب بھی دے سکتے ہیں، سی سی پی او صاحب دے سکتے ہیں، پرمٹ سپیشل جو ہے، Even ڈی پی او بھی دے سکتے ہیں، ڈی آئی جی دے سکتے ہیں۔ آپ تو ماشاء اللہ صوبائی اسمبلی کے ممبر ہیں، پارلیمنٹیرین ہیں، اس بات کو اچھا سمجھتے ہیں جی اور Limited time کیلئے کوئی بھی دے سکتا ہے جی۔

مولانا مفتی فضل غفور: چې دا ډاکټران صاحبان-----

جناب سپیکر: امتیاز صاحب ډیر ښه سړے دے او ته ډیر تنګول کوې کنه؟ (مسکراتے ہوئے)

مولانا مفتی فضل غفور: (مسکراتے ہوئے) دا خو جی بیا ټهیک ده خو یو زه ګزارش به کوم چې دا زمونږ دلته په هاؤس کښې کوم ممبران صاحبان ناست دی، دا هم ډیر Respectable دی، دوئ ته هم د سیکورټی خطرات دی، څوک بهتې ورکوی او څوک ئے چې نه ورکوی نو په هغوی باندې دهماکې کیږی، لهذا زما دا ګزارش دے جی چې بیا دوئ له هم دا سې څه د پرمټو مرمټو بندوبست ورله وکړئ او تر کومې پورې چې مستقل لائسنسو د پاره تاسو ډائریکټوریټ نه وی

Arrange کړے او د هغې د پاره څه سټاف نه وی هائر کړے تر هغه وخته پورې د دوئ د پاره هم داسې څه گزارش دے۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر قانون: دوئ د Proper طریقه باندې Application چې چا ته هم څه قسم ته تکلیف دے، یا فرض کړه د پرمټ ضرورت دے، هغه د Proper procedure adopt کړی، ان شاء الله د هغوی به مونږ امداد کوؤ۔

جناب شاه حسین خان: زه یو خبره کوم جی۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب شاه حسین خان: سپیکر صاحب! زما د معلوماتو مطابق د دې صوبائی حکومت او د مرکزی حکومت په مینځ کښې خط و کتابت پوره شوے دے، مرکزی حکومت اجازت ورکړے دے د صوبې حکومت له چې تاسو دا ممنوعه بور اسلحه چې ده، د دې لائسنسې ورکړئ، د دې سمری هم تیاره شوې ده، دا هوم ډیپارټمنټ ته تلې هم ده، دا به یا د چیف سیکرټری صاحب په دفتر کښې پرته وی نن او یا کیدے شی چې چیف منسټر صاحب ته رسیدلې وی۔ منسټر صاحب د دا اووائی، دلته د دا یقین دهانی دې هاؤس کښې ورکړی چې دا به په درې څلور ورځو کښې، چونکه سمری رسیدلې ده هلته کښې، دا به دستخط شی او نوټیفیکیشن به وشی۔

جناب سپیکر: بس دا چې منسټر صاحب ته کنفرم شی، وګوری، چیک کړی نو، چیک کړی نو-----

جناب شاه حسین خان: دوئ ته به معلومات نه وو، دوئ ته به معلومات نه وو جی، د دوئ د اسانئ د پاره-----

جناب سپیکر: تاسو چیک کړئ، معلومات وکړئ چې څه Status دے؟

وزیر قانون: بالکل جی زه به چیک کړم، زه فلور آف دی، زه بالکل دغه کوم ان شاء الله چې څومره زر کیدے شی په دې باندې زه-----

جناب سپیکر: تاسو Proper information واخلئ، Proper information واخلئ۔

وزیر قانون: بالکل زه به واخلم۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 2056، مفتی فضل غفور۔ مفتی صاحب! ته کوئسچنز اکثر ډیر راوړې، ته پکښې بیا غیر حاضر ئې۔

مولانا مفتی فضل غفور: بس نن حاضر یم جی، غم ئے مه کوئ، حکومت به را نه خوځی۔

جناب سپیکر: جی۔

* 2056 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر کھیل وسیاحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا نے بجٹ 15-2014 میں کالام سوات وغیرہ سمیت مختلف مقامات کی سیاحتی فروغ کیلئے ایک خطیر رقم مختص کی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ بونیر کا سوات کے ساتھ ملحقہ علاقے وادی گوکند، راجگلئی، کلیل کنڈاؤ اور ایلم کڑاکڑ کے حسین اور پر کشش دل فریب مناظر سے صوبہ بھر کے سیاح لطف اندوز ہو رہے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا حکومت مذکورہ مقامات کو سیاحتی فروغ کیلئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اور ان علاقوں کی ڈیویلپمنٹ اور سیاحتی فروغ کیلئے کتنی رقم کی منظوری دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب امجد خان آفریدی (مشیر کھیل وسیاحت): (الف) جی ہاں، یہ بات درست ہے کہ محکمہ ہذا نے بجٹ 15-2014 میں کالام سوات وغیرہ سمیت مختلف مقامات کی سیاحتی فروغ کیلئے ایک خطیر رقم مختص کی ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے کہ بونیر کا سوات کے ساتھ ملحقہ علاقے وادی گوکند، راجگلئی، کلیل کنڈاؤ اور ایلم کڑاکڑ کے حسین اور پر کشش دل فریب مناظر سے صوبے کے سیاح لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

(ج) صوبائی حکومت نے صوبائی سیاحتی ادارے کے توسط سے درج بالا مقامات پر سیاحتی ترقیاتی اقدامات کا اجراء کیا ہے جن میں قابل ذکر سوات میں بحرین ریسٹ ہاؤس / پارک کی مرمت و گبین جبہ اور سلاطن وادیوں میں ریسٹ ہاؤسز کی تعمیر شامل ہے۔ اس کے علاوہ صوبائی حکومت نے ملاکنڈ ڈویژن میں سیاحت کے فروغ کیلئے پاک فوج کو تین کروڑ روپے 14-2013 اور 15-2014 میں دیئے ہیں جبکہ صوبائی حکومت مالم جبہ، سلاطن، گبین جبہ بحرین سوات میں مختلف مقامات پر سیاحتی سہولیات کی فراہمی کیلئے محکمہ

سی اینڈ ڈبلیو کے مطلوبہ درکار فنڈ کا انتظار کر رہی ہے جس کے بعد ان مقامات پر تعمیری کام شروع کر دیا جایا گا جبکہ حال ہی میں مالم جبہ ہوٹل وچیئر لفٹ اور اس کی 'ریزارٹ' کی دوبارہ بحالی کیلئے ٹورازم کارپوریشن نے صوبائی حکومت کی منظوری کے بعد یہ پراجیکٹ نجی شعبہ کی فرم کو دینے پر دے دیا ہے۔ یہ فرم عرصہ دو سال میں درج بالا سہولیات کو بین الاقوامی معیار کے مطابق بحالی کرے گی جس سے سوات میں سیاحوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو جائے گا اور علاقے میں سیاحت فروغ پائے گی۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریه جی۔ دا کوئسچن Basically جی ما په دې بنیاد باندې کړے دے چې بونیر د جغرافیې اعتبار سره ډیره زیاته ښائسته سیمه ده او ډیر ښکلی شنه شنه دنګ غرونه او ډیرې ښې ښې په هغې کښې د اوبو چینې د سیاحانو د پاره په هغې کښې ډیر لوئې بهترین Opportunities دی او زه افسوس سره دا خبره کوم جی، هر وخت زمونږ داسې قسم ډیویلپمنټ دا د حکومت نذر کیږی او چې څوک په حکومت کښې وی یا څوک منسټر وی یا څوک چیف منسټر صاحب وی یا چې څوک سپیکر وی او یا چې پکښې څوک په څه ښه عهده باندې ناست وی نو هلته (مسکراتے ہوئے) دا فنډونه زیات ځی۔ زما دا ګزارش دے جی، زمونږ دې بونیر کښې زما په حلقه کښې دا ایلم ډیره ښائسته علاقه ده، وادئ ګوکند ډیره ښائسته علاقه ده چې دا د سیر و سیاحت د پاره۔۔۔۔

جناب عبدالکریم: جناب سپیکر! جی وہ ایک بات۔۔۔۔

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' کے بعد، 'کوئسچنز آور' کے بعد۔۔۔۔

مولانا مفتی فضل غفور: سپاټونه مقرر کوی او مختلف ځایونه هغه دوئ متعین کوی نو د ټورازم منسټر صاحب نه به زما دا درخواست وی چې دوئ په دیکښې دا Include کړی او هسې هم لکه مونږ هغه غم ځپلی یو جی د دهشت ګردئ خلاف د جنګ د وجې نه چې هغه کوم Aid راغلے دے صوبې ته، نو هغه بمونه مونه خو په مونږ وریدلی دی، صوابئ کښې خو تاسو څه ډز ډوز نه دے اؤریدلے، نه په دې نورو ځایونو کښې، نو مونږ وایو چې هغه ځیزونه ما اؤریدلی دی نو اوس راله څه لږ ګلونه ولګوئ، هلته څه چمنونه راله جوړ کړئ، څه ځانګوګانې دې ماشومانو له جوړې کړئ، نو دا پکښې جی زما درخواست دے منسټر صاحب ته۔

جناب سپیکر: کریم خان! څه خبره؟

جناب عبدالکریم: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ څنګه چې مولانا صاحب اوفرمائیل نو هم دغه رنګې په صوابئ کښې پیرګلئ چې هغې له 35 کلومیټر روډ اوس تیار شوے دے جی، هغه چې کومه فاصله په درې ګهنټو کښې طے کیده نو هغه اوس په یوه ګهنټه کښې طے کیږی او د هغې نه بره مابنړ، نو زما ټورازم والا ته دا خواست دے چې مونږ سره د یو Visit arrange کړی چې مونږ او شیراز خان او نور ملګری چې یو ځائې شی او مونږ ورته دا خپله علاقه وښایو، هلته خلق هم تیار دی، Willing دی، زمکه هم ورکوی، لږ غونډې ډیویلپمنټ غواړی چې دوئ دیخوا لږ توجه ورکړی، ډیر ښکلے سائټ دے او روډ ورته تیار دے جی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: منسٹر 'کنسرنڈ' امجد آفریدی۔ جی، میرے خیال میں اس کو پینڈنگ کرتے ہیں تاکہ Next اس میں وہ Available ہوں۔ 2094، محترمہ نجمہ شاہین۔

* 2094 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کوہاٹ میں محکمہ پولیس کی مارکیٹیں اور پٹرول پمپس موجود ہیں جن سے حاصل ہونے والی آمدنی پولیس ویلفیئر فنڈ میں جاتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) محکمہ کو ان سے سالانہ کتنی آمدنی حاصل ہوتی ہے، گزشتہ پانچ سالوں کی آمدنی کا ریکارڈ فراہم کیا جائے؛

(ii) مذکورہ فنڈ سے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ضلع کوہاٹ کو کتنا فنڈ دیا گیا، آیا مذکورہ فنڈ سے کوہاٹ میں پولیس ویلفیئر سکول بنانے کی تجویز ہے یا نہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیراعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) محکمہ کو مارکیٹس، دکانوں اور پٹرول پمپس سے سالانہ آمدنی مبلغ -/754 ,881 ,1 روپے جبکہ گزشتہ پانچ سالوں کی کل آمدنی مبلغ -/770 ,408 ,9 روپے وصول ہوئے۔

(ii) مندرجہ بالا وصول شدہ رقم سے ضلع کوہاٹ کو پانچ سالوں میں مبلغ -/905 ,549 روپے وصول ہوئے۔ سردست پولیس ویلفیئر سکول کا کوئی پراجیکٹ زیر غور نہیں ہے۔

(نوٹ): مذکورہ آمدنی مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے حاضر سروس اور ریٹائرڈ ملازمین کی فلاح و بہبود پر خرچ کی جاتی ہے۔چیدہ چیدہ مقاصد ذیل ہیں:

1۔ جگر اور گردوں کی تبدیلی 2۔ دل کا آپریشن

3۔ دہشگردی سے متاثرہ افراد کو مصنوعی اعضاء لگانے کیلئے

4۔ کینسر علاج کیلئے

5۔ آگ میں جھلس جانے والے پولیس اہلکاروں اور ان کے لواحقین کے علاج کیلئے وغیرہ۔

6۔ تعلیم کے مد میں پولیس اہلکاروں کے بچوں کو سالانہ وظائف بھی دیئے جاتے ہیں۔

محترمہ نجمہ شاہین: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میرا کوئسچن نمبر 2094، جس میں میں نے پولیس ویلفیئر فنڈ کی آمدنی کے بارے میں پوچھا ہے، یہاں پر انہوں نے جو جواب دیا ہے، وہاں پر 18 لاکھ 81 ہزار 754 روپے بتائے گئے ہیں۔ یہ تمام مارکیٹیں، پمپس اور دکانوں کی آمدنی بتائی گئی ہے جبکہ وہاں پر صرف ایک بینک کی آمدنی ماہانہ لاکھ ڈیڑھ بنتی ہے جو کہ سالانہ تقریباً 18 لاکھ بنتی ہے۔ آپ جناب سپیکر صاحب! خود اندازہ لگائیں کہ وہاں پر مارکیٹیں، دکانیں، پمپس اور اس کے علاوہ ایک کمال پلازہ ہے جس میں 78 دکانیں ہیں اور اس کے علاوہ تحصیل گیٹ پلازہ وغیرہ ایسے ہیں جہاں سے کہ وہاں آمدنی آتی ہے اور یہاں انہوں نے بالکل غلط بیانی سے کام لے کر وہاں سالانہ آمدنی 18 لاکھ بتائی ہے اور اس کے علاوہ یہاں پہ بتایا گیا ہے کہ تعلیم کی مد میں پولیس اہلکاروں کو سالانہ وظائف دیئے جاتے ہیں، وہاں پہ ویلفیئر سکول نہیں ہے، تو وہاں پہ کیسے ان کو سالانہ وظائف کہاں سے دیئے جاتے ہیں؟

جناب سپیکر: امتیاز شاہد۔

محترمہ عظمیٰ خان: سپیکر صاحب! میں، سر! میں سپلیمنٹری کوئسچن کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی جی، میڈم۔

محترمہ عظمیٰ خان: یہاں یہ پوچھا گیا ہے کوئسچن میں کہ مذکورہ فنڈ سے کوہاٹ میں پولیس ویلفیئر سکول بنانے کی تجویز ہے یا نہیں؟ سپیکر صاحب! ڈیپارٹمنٹ نے تو بالکل اس کا Answer ہی نہیں دیا کہ کوئی تجویز زیر غور ہے کہ نہیں؟

جناب سپیکر: امتیاز شاہد صاحب۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): جناب سپیکر، محکمہ نے تفصیلی جواب تو دیا ہے، میڈم کا اس جواب کے ساتھ تھوڑا اختلاف ہے، بہر حال یہ جہاں تک کوئسچن نمبر ایک کا تعلق ہے کہ کوہاٹ میں محکمہ پولیس کی مارکیٹیں اور پٹرول پمپس موجود ہیں جن سے حاصل ہونے والی آمدنی پولیس ویلفیئر فنڈ میں جاتی ہے؟ ڈیپارٹمنٹ نے جواب دیا ہے، ٹھیک ہے، صحیح ہے، موجود ہے اور پھر اس کے بعد "محکمہ کو سالانہ کتنی آمدنی حاصل ہوتی ہے، گزشتہ پانچ سالوں کی آمدنی کا ریکارڈ فراہم کیا جائے؟" وہ بھی باقاعدہ تفصیلاً اس کو 18 لاکھ 81 ہزار 754 روپے بتائے گئے ہیں اور سالانہ تقریباً کروڑ Something اس میں درج ہے اور اس کے علاوہ دوسرا یہ ہے کہ "مذکورہ فنڈ سے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ضلع کوہاٹ کو کتنا فنڈ دیا گیا ہے؟"، اس کی بھی تفصیل ہے کہ "مندرجہ بالا موصول شدہ رقم سے ضلع کوہاٹ کو پانچ سالوں میں پانچ لاکھ 49 ہزار 950 روپے دیئے گئے، سردست پولیس ویلفیئر سکول کا کوئی پراجیکٹ زیر غور نہیں ہے، مذکورہ آمدنی مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے حاضر سروس، ریٹائرڈ ملازمین کی فلاح و بہبود پر خرچ کی جاتی ہے"۔ چیدہ چیدہ مقاصد وہ انہوں نے دیئے ہوئے ہیں کہ یہ ویلفیئر فنڈ ہے، پولیس ڈیپارٹمنٹ کی صفائیوں کیلئے خاصکر جگر اور گردوں کی تبدیلی اور اس طرح دہشت گردی سے متاثرہ افراد کو مصنوعی اعضاء لگانے کیلئے، آگ میں جھلس جانے والے پولیس اہلکاروں اور لواحقین کے علاج کیلئے، اسی طرح دل کا آپریشن یا کینسر کے مرض میں مبتلاء پولیس کانسٹیبلز اس ویلفیئر فنڈ سے مستفید ہوتے ہیں، تو میرے خیال میں تو ڈیپارٹمنٹ نے تو بہت تفصیلاً جواب دیا ہے اور اگر پھر بھی میڈم اس سے مطمئن نہیں ہیں تو میں ان کو کہتا ہوں، میرے ساتھ بیٹھیں، اس پہ بات کر لیں گے چونکہ کوہاٹ کے ویلفیئر کا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: جی میڈم! آپ دونوں کوہاٹ سے ہیں اور۔۔۔۔۔

محترمہ نجمہ شاہین: جی یہ تو ٹھیک ہے، میں آپ کے ساتھ بیٹھ جاؤں گی، بات اس پہ کر لیں گے۔ یہاں آمدنی میں آپ کو بتاتے ہیں، جو بتائی گئی ہے تو وہ یہاں پہ صرف ایک اس کی دکانوں، تمام کی بتائی گئی ہے 18 لاکھ 81 ہزار جو کہ میں آپ کو بتا رہی ہوں کہ یہ جتنی ہے، وہ Show نہیں کی گئی ہے، یہاں پہ نہیں بتایا جا رہا تو میں آپ کو وہ بتا رہی ہوں، تو ہم بیٹھ کے اس پہ بات کر لیں گے جی۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی 'نیکسٹ' کوئسچن نمبر 2095، میڈم نجمہ شاہین۔

* 2095 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کوہاٹ میں پولیس ہسپتال موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس ہسپتال میں کل کتنے ڈاکٹرز، پیرا میڈیکل سٹاف موجود ہے، ان کی مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں، آیا مذکورہ ہسپتال سے پولیس کے افسران، نوجوانان اور ان کی فیملیز مستفید ہوتی ہیں اور ان کو ادویات مہیا کی جاتی ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) اس ہسپتال میں پولیس افسران، نوجوانان اور ان کی فیملیز کا علاج معالجہ کیا جاتا ہے اور ان کو باقاعدگی سے ادویات مہیا کی جاتی ہیں۔ ہسپتال میں ایک ڈاکٹر اور چھ پیرا میڈیکل ٹیکنیشنز موجود ہیں۔ اس کے علاوہ ہسپتال میں ایکسرے مشین کی سہولت بھی موجود نہیں ہے۔

<u>محترمہ نجمہ شاہین</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سوال نمبر ہے 2095۔ یہاں پر ایک ہسپتال کے بارے میں پوچھا گیا ہے، جواب ہے "جی ہاں"، لیکن اس میں ایک ڈاکٹر کا بتایا گیا ہے اور چھ پیرا میڈیکل ٹیکنیشنز موجود ہیں۔ یہ ہسپتال جو کہ 1900 میں بنایا گیا تھا اور اسی کے آگے، اس کے فرنٹ کا حصہ کاٹ کر اس میں شیل پمپ، مختلف دکانیں اور مارکیٹیں بنائی گئی ہیں، اب وہ ہسپتال صرف نام کا اور ایک کھنڈر کی حالت میں موجود ہے، اس کا بالکل آدھا حصہ کاٹ کر اس میں فرنٹ پر انہوں نے یہ چیزیں بنا دی ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، وہاں پر 1450 کی نفری موجود ہے پولیس کی، تو اس کیلئے کیا ایک ڈاکٹر اور ایک ہاسپٹل پورا ہے؟

<u>جناب سپیکر</u>: امتیاز شاہد صاحب۔

<u>وزیر قانون</u>: بڑا Simple سا کوئسچن ہے میڈم کا کہ "کوہاٹ میں پولیس ہسپتال موجود ہے" ڈیپارٹمنٹ، بالکل جی موجود ہے۔ "ہسپتال میں کل کتنے ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف موجود ہے، ان کی مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں؟" تو اس کی بھی باقاعدہ ڈیٹیل دی گئی ہے کہ "اس میں ایک ڈاکٹر اور چھ پیرا میڈیکل ٹیکنیشنز موجود ہیں۔ اس کے علاوہ پولیس افسران، نوجوانان اور ان کی فیمیلیز اس سے مستفید ہو رہی ہیں"۔ تو جواب تو میرے خیال میں تفصیلاً دیا گیا ہے، پھر بھی اگر اس میں، کیونکہ Related ہے دوسرے کوئسچن کے ساتھ، تو میڈم کے ساتھ اگر ان کی کوئی تجویز ہے تو بالکل بیٹھ کر ان شاء اللہ اس پر کام کر لیں گے، جو بھی مناسب ہو۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی میڈم۔

<u>محترمہ نجمہ شاہین</u>: ٹھیک ہے جی، شکریہ۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 2100، جناب ارشد علی عمرزئی۔

* 2100 _ جناب ارشد علی: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں Eyes کے دو یونٹس موجود ہیں جو کہ مریضوں کے علاج معالجے اور آپریشن کیلئے کافی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حیات آباد میڈیکل کمپلیکس اور لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں مریضوں کی تعداد میں واضح فرق موجود ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ لیڈی ریڈنگ ہپستال کی Eyes units میں ڈاکٹروں کی کمی ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) حکومت حیات آباد میڈیکل کمپلیکس اور لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں آنکھوں کے مریضوں میں فرق کی تناسب سے اور OPD یا Indoor مریضوں کی تعداد کے مطابق سہولیات اور بندوبست کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؛

(ii) مذکورہ ہسپتال میں مریضوں کی تعداد کے مطابق ڈاکٹروں کی کمی کو پورا کرنے کیلئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) جی نہیں، لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں Eyes کا ایک یونٹ ہے جو کہ مریضوں کے علاج معالجے کیلئے کافی ہے۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی نہیں۔

(د) (i) حکومت نے ہسپتالوں میں Rationalization services کیلئے Clinical audits شروع کروائے ہیں تاکہ یہ اندازہ لگایا جاسکے کہ کن ہسپتالوں میں سہولیات کے استعمال میں کمی ہے۔ یہاں Vitreo Retino کی سہولیات مہیا کرنے کیلئے ماہر ڈاکٹرز موجود ہیں، ان سے استفادہ حاصل کرنے کیلئے انتظامیہ مزید سہولیات مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ii) مذکورہ ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی کمی کو پورا کرنے کیلئے وقتاً فوقتاً خالی اسامیوں پر بھرتیاں کی جاتی ہیں۔

جناب ارشد علی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر۔ ما سوال کړے دے ،
"آیا یہ درست ہے کہ لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں Eyes کے دو یونٹس موجود ہیں جو کہ مریضوں کے علاج معالجے اور آپریشن کیلئے کافی ہیں" اس نے جواب دیا ہے کہ "جی نہیں، لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں Eyes کا ایک یونٹ ہے جو کہ مریضوں کے علاج معالجے کیلئے کافی ہے"۔ جناب سپیکر، په 97-1996 کښې په ایل آر ایچ کښې د Eyes دوه یونټس وو چې د هغې نه بیا یو لاړو کمپلیکس ته او دا نن زما په خیال هغې کښې یو یونټ پاتې دے خو د هغې سره سره تقریباً په هر هسپتال کښې دوه دوه یونټې موجود دی، که هغه مونږ ایچ ایم سی یاد کړو، کے ایم سی، ایبټ آباد یاد کړو، مردان هسپتال یاد کړو او دا زمونږ مین هسپتال دے ایل آر ایچ، چې دې ته تقریباً د غونډې صوبې مریضان راځی او دلته تر اوسه پورې جناب سپیکر! یو یونټ دے۔ دلته چې کوم رش چلیږی، زه خپله باندې تلے یم، ما خپله باندې کتلی دی، پخپله باندې د سترګو معائنې له تلے ووم، چې هغه ډاکټران دومره په رش کښې انبنتی دی چې هغوی وائی چې مونږ سره د ډاکټرانو هم کمے دے او د یونټو هم کمے دے، نو دا ډیر غټ دغه دے جی چې په 2014 کښې پکار ده چې یو نه، دوه نه، درې یونټې موجود وې چې د هغې مطابق دلته کښې دغه وکړی۔ دوئ بیا دا هم وئیلی دی جی چې آیا میډیکل کمپلیکس وغیره نور چې کوم هسپتالونه دی، د هغې نه زیاته او پی ډی هم په ایل آر ایچ هسپتال کښې ده، نو چې آیا دلته کښې دا او پی ډی هم د ټولو نه زیاته ده په ایل آر ایچ کښې، نو بیا دیکښې د یونټو ولې کمے دے ؟ آیا د دریو په ځائې یو یونټ ولې موجود دے ؟

جناب سپیکر: شہرام خان۔

سینیئر وزیر (صحت): شکریه جناب سپیکر۔ چې کوم کوئسچن شوے دے، د هغې According جواب ایم پی اے صاحب له ورکړے شوے دے، بهرحال چې کوم د دوئ Concerns دی چې ایل آر ایچ چې د صوبې ټولو کښې غټ هاسپیټل دے او یقیناً د ټولو نه زیات مریضان په ټوله صوبه کښې ایل آر ایچ ته راځی، ایل آر ایچ کښې Already مونږ ډیپارټمنټ ته وئیلی دی چې د دې لږ کلینیکل آډټ وکړی چې کوم کوم ځائې کښې څه څه کمے دے، د سټاف کمے Automatically چونکه

Autonomous bodies دی، نو هغوی سټاف ځان ته هائر کولې شی، هغه څه ایشوز نه دی۔ تر څو پورې د Equipments خبره ده، ګورنمنټ ډیر کلیئر میسج مخکښې هم ورکړے دے، نن بیا هم ورکوؤ چې د پیسو د وجې به یو کار په هسپتال کښې نه پاتې کیږی ان شاء اللّٰه، خو خبره دا ده چې ضرورت وی چې څنګه دوئ اووئیل، او بل هلته Space available وی ځکه چې په ایل آر ایچ کښې کوم Blocks with the passage of time جوړ شوی دی، هغه Already دومره Space ئے Acquire کړے دے چې هلته د نور وارډز او یونټس جوړولو ګنجائش نه دے پاتې، نو په دې وجه باندې مونږ اوس نورو هاسپیټلز ته او نورو ضلعو کښې، مردان غونډې کښې شو، سوات غونډې کښې شو، مطلب د ادے دا کوم ځائې کښې چې دا Tertiary care یا ټیچنګ هاسپټلز دی، مونږ په هغې باندې ورسره Focus کړے دے چې هغه ځایونه دې لیول ته، دې سټینډرډ ته رااورسوؤ چې هغه خلق دې ځائې ته نه راځی، لهذا دلته به Automatically رش کم شی او دا به Manageable شی۔ Even then که بیا هم څه ضرورت وی هاسپټلز ته، نو ګورنمنټ بالکل کلیئر دے، ډیپارټمنټ، ګورنمنټ ورته وئیلی دی چې مونږ هر قسم فنډنګ ته هم تیار یو، څه ضرورت وی، هغه هم پوره کولو ته تیار یو As such داسې څه کمے به یا دغه به د حکومت د طرف نه راځی۔ رش دے په دې باندې مونږ د ایم پی اے صاحب سره اتفاق کوؤ خو د ضرورت مطابق او د Space available مطابق مونږ هلته بیا کار کوؤ جی۔ I hope چې د دې سره ایم پی اے صاحب به مطمئن وی جی۔

جناب سپیکر: ارشد،ارشد۔۔۔۔

محترمه معراج همایون خان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: میډم۔

محترمه معراج همایون خان: شکریه جی، شکریه سپیکر صاحب۔ دا خو دوئ ډیره ښه خبره وکړه، منسټر صاحب کافی تفصیل سره جواب راکړو خو مونږ ته منسټر صاحب به دا اووائی چې دا کلینیکل آډټ کله شروع شوے دے او دا به کله ختمیږی؟ ځکه چې هله به دوئ بیا کار شروع کوی، څنګه چې دوئ اووئیل چې مونږ به دا ورکړو او دا به ورکړو، او کوئسچن چې وو نو هغه Comparison ئے

وئیلی دی چېComparison د حیات آباد میډیکل کمپلیکس او د لیډی ریډنګ، هغې کښې چې کوم فرق دے ، د هغې تناسب، د هغې مطابق تاسو روان یئ که نه؟ دا جواب څه دا شان هغې سره دغه نه دے۔

جناب سپیکر: جی شهرام خان۔ شهرام خان! میډم سائډ ته شه لږ۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر! سپلیمنټری کوئسچن۔

جناب سپیکر: جی جی، بخت بیدار صاحب، د مونږ ټائم هم دے ، د مونږ د ټائم هم لږ خیال وساتو نو مهربانی به وی۔

جناب بخت بیدار: ښه جی۔ جناب وزیر صاحب خو خبره وکړه، د سوال جواب ئے ورکړو خو زمونږ سوال کښې زمونږ ممبر صاحب دا تپوس کړے دے چې په دې سن کښې دوه یونټې وے او بیا ترې یو یونټ بدل شو بل هسپتال ته او د آبادئ تعداد چې کوم حد ته رسیدلے دے ، بیا د لیډی ریډنګ چې کوم حالات دی، هغه ټائم کښې دوه یونټې وې خو ځائې وو، اوس دے وائی چې ځائې نشته، زمونږ منسټر صاحب، نو پکار ده چې په هر حالت وی Eyes خو، د ټول انسان اجزاء ټول ضروری دی خو Eyes خو مطلب دا دے ضروری، اهم آئټم دے۔ زمونږ درخواست دا دے چې په دیکښې منسټر صاحب'پراپر' دې ته توجه ورکړی او دا سوچ د وکړی چې دا یونټې مخکښې دوه وې، دا یو ولې پاتې شو او که یو پاتې شو نو ضرورت د هغې مطابق د بل هسپتال د پاره، دلته اوس دوه یا درې ولې نشته، پاپولیشن ته وګورئ جی۔ مهربانی جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، نلوٹھا صاحب، اس میں تو بحث نہیں ہو سکتی، مطلب اگر کوئی Suggestion ہو، کوئی بات ہو سپلیمنٹری کی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ضمنی کوئسچن کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میرا سر، ضمنی کوئسچن یہ ہے منسٹر صاحب سے کہ ایوب میڈیکل کمپلیکس ہزارہ ڈویژن کا سب سے بڑا ہسپتال ہے اور اس کی ایم آر آئی مشین کافی عرصے سے خراب ہے اور انجیو گرافی مشین۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ اور جگہ چلے گئے ہیں، آپ اپنا نوٹس دیں تو پھر وہ کریں گے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! ہزارہ ڈویژن خیبر پختونخوا کا حصہ ہے، میں اس کی بات سر! کر سکتا ہوں۔ تو وہ مشین میں پوچھنا چاہتا ہوں، ٹھیک ہو جائے گی، اگر ٹھیک ہو جائے گی تو کب تک ٹھیک ہو جائے گی انجیو گرافی اور ایم آر آئی مشینیں؟

جناب سپیکر: شہرام خان۔

سینیئر وزیر (صحت): شکریہ جناب سپیکر۔ پہلے نلوٹھا صاحب سے شروع کرتا ہوں، یہ بیٹھ جائیں گے، ان شاء اللہ اس کو ڈیپارٹمنٹ، میں بتادوں گا کہ جو Fault یہ بتا رہے ہیں کہ وہ کس وجہ سے، At a time ایسا ہوتا ہے کہ کسی مشین کے پارٹس باہر سے منگوانا پڑتے ہیں تو اس کیلئے ڈیپارٹمنٹ نے کلیئر ان کو انسٹرکشنز دی ہیں کہ War footings پر یہ مشین جو بھی جہاں پر بھی خراب ہو، اس کو ٹھیک کیا جائے۔ جہاں تک کلینیکل آڈٹ کی بات آتی ہے، بالکل اس کیلئے ایک ٹائم فریم ہے، موجود بھی ہو گا اور ہے بھی، Exact میں اس وقت بتا نہیں سکتا کیونکہ میں چیک کر کے آپ کو بتا سکتا ہوں، بہر حال ہم جو بھی کام کرتے ہیں، میں ان کو Deadline دیتا ہوں کیونکہ اگر Deadline آپ نہیں دیں گے تو ایک Lengthy process ہو جائے گا، تو ان کے Concerns بالکل ٹھیک ہیں اور جس طرح میرے بزرگ نے، مشر نے فرمایا ہے کہ پہلے دو تھے اب ایک ہو گیا ہے، جگہ نہیں ہے، مسئلہ یہ ہے جی کہ جب یہ ایچ ایم سی سٹارٹ ہوا تھا تو اسی Concept سے سٹارٹ ہوا تھا کہ ایل آر ایچ میں رش ادھر اس کے کچھ، یونٹ ایک بنا دیا گیا تھا، تو یونٹس وہاں پر شفٹ ہو گئے تھے۔ اگر آج ہاسپٹل کو لگتا ہے کہ ہمیں ضرورت ہے اور یہاں پر یونٹ بنا سکتے ہیں، ان کے پاس Space available ہے تو حکومت ان کو ریسورسز دے گی، ان شاء اللہ سپورٹ بھی کرے گی اور Number of patients، میں Totally agree کرتا ہوں کیونکہ پاپولیشن بڑھ رہی ہے، تو اسی وجہ سے ہاسپٹل کو ویسے بھی Strengthen ہونا چاہیئے کیونکہ سارا رش ایل آر ایچ پر ہے، تو اسی وجہ سے ایل آر ایچ کے ساتھ ساتھ ہم نے باقی جو ہمارے ہاسپٹلز ہیں، ان پر بھی Focus کیا ہوا ہے کہ ان کے سٹینڈرڈز میں پھر Repeat کرتا ہوں کہ اس لیول تک لائے جائیں تاکہ

یہاں پر رش کم ہو سکے۔ تو اس کو بھی ہم دیکھ رہے ہیں ان شاء اللہ جی اور اگر وہ چاہیں تو ہم وہاں پر بھی سٹارٹ کر سکتے ہیں، اگر ان کو یونٹ کی ضرورت ہو اور Space available ہے، ہمیں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ تھینک یو جی۔ I hope۔---

جناب سپیکر: جی ارشد صاحب! میرے خیال میں ٹائم کا بھی تھوڑا خیال رکھ لیں، اگر اور کوئی آپ کی Reservations ہیں تو آپ منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں۔

جناب ارشد علی: جی جناب سپیکر، واضحه نشوه کنه، کلیئر نشوه، لکه دوئ وائی چې مونږ سره Space نشته یا دغه نشته، آیا دا دومره غټ هاسپیټل دے او دومره زیات رش دے، تاسو پخپله باندې لیکلی دی چې دیکښې د ټولو نه زیاته او پی ډی کیږی او د ټولو نه زیات رش دے پکښې۔

جناب سپیکر: شهرام خان! که تاسو لږ د ده سره کښیناستئ او لږ د ده چې کوم Genuine concerns دی، هغه مو واؤریدل نو دا به مهربانی وی جی۔

جناب ارشد علی: سپیکر صاحب! زه وایم که دا کمیټئ ته لاړ شی نو لږ بنه وضاحت سره به خبره وشی، چې کمیټئ ته لاړ شی نو لږ بنه وضاحت سره به کښینو او خبره به وشی۔ د آډټ خبره هم ده پکښې، دا هم پکښې ده نو لږ په وضاحت سره به لږ----

سینیئر وزیر (صحت): داسې کار دے جی چې یو ډیر Clear answer دے او چې د دوئ کوم Concerns دی، هغه زما هم دی، زه بیا دا وایم فلور آف دی هاؤس که هغوی ته ضرورت وی، پکار وی، حکومت به ئے سپورټ کوی هغه Cause، که هغوی هغه Needs نشی پوره کولې او Space available وی، مونږ به ئے بالکل سپورټ کوؤ جی، داسې مونږ ته هیڅ څه اعتراض نشته خو خبره دا ده چې هغوی مونږ ته یو Written form کښې، چونکه Autonomous body ده، هغوی به مونږ ته یو ریکویسټ رالیږی چې اؤ دلته مونږ ته دا ضرورت دے۔ ضرورتونه ډیر کیدے شی خو چې کوم په Priority باندې دی او هغه مونږ ته لګی حکومت ته، ډیپارټمنټ ته او انسټی ټیوټ ته چې یره دلته دا ضرورت دے، د یو په ځائې دوه پکار دی، زه بیا دا وایم، حکومت به ئے بالکل سپورټ کوی۔ د دې نه زما په خیال Clear answer, I hope چې Satisfy به شی۔

جناب سپیکر: ارشد خان۔

محترمہ معراج ہمایون خان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی، میڈم۔

محترمہ معراج ہمایون خان: سپیکر صاحب، دا یو ډیر اهم سیکټر دے او د سترګو مسئله ده او دیکښې کافی کنفیوژن راغلو چې یو د ځائې دا دغه، چې ضرورت هم دے ، هغه منی چې ضرورت دے ، آډټ هډو وائی نه، لا خبر هم نه دے منسټر صاحب، دوئ پخپله به آرډر کړے وی، دوئ به ورله پخپله Deadline هم ورکړے وی چې څنګه ئے وئیلی دی، اوس هغه چې دا کال ختمیږی، که بل کال ختمیږی، نو دومره وخت په هغه باندې لګی خو کمیټئ ته تلل پکار دی۔

جناب سپیکر: میډم! لږ د مونځ، دا ټائم لږ کم دے ، د مونځ ټائم رانه کیږی، لږه مهربانی وکړئ په دې باندې بحث نه دے پکار، Simple دا اووایه چې ته مطمئن ئې که نه ئې مطمئن چې زه مخکښې کوم خبره؟

محترمہ معراج ہمایون خان: کمیټئی ته جی، کمیټئی ته جی۔

جناب سپیکر: اوکے جی، مووُر جو کیے گا، میں مووُر کی۔۔۔۔۔

جناب ارشد علی: جناب سپیکر! دیکښې د هر اړخ نه سوالات اوچت شو نو مونږ وایو که دا کمیټئ ته لاړ شی نو مونږ به هم پرې لږ پوهه شو او بل د هاسپټل هغه کوم دغه چې دے ، هغه به هم راشی، هغه به پرې هم مونږ لږ پوهه کړی چې آیا د دې څه دغه دی، نو په دې وجه زه وایم که دا کمیټئی ته لاړ شی۔

جناب سپیکر: شہرام خان۔ (مداخلت) بس جی۔

سینئیر وزیر (صحت): زما په دیکښې څه هندکو پښتو نشته جی، د ډیپارټمنټ کار دے ، ما ډیر Clear answer دوئ له ورکړو، اوس که خامخا کمیټئ ته د وړو د دوئ درخواست وی، مطلب د دې نه Clear answer نور څه کیدے شی؟ هاں که بیا هم دا وائی چې دوئ مطمئن نه دی، زه ورسره ډیپارټمنټ کښینولے شم، ایل آر ایچ والا چې کوم سټاف دے ، چیف ایګزیکټیو، هغه ورسره کښینولے شم، سیکرټری ورسره کښینولے شم چې دوئ مطمئن شی، که مطمئن نشی بیا د ما ته

اووائی، زہ ورتہ Available یم، ڈیپارٹمنٹ ورتہ Available دے، ٹول ورتہ Available دی۔

<u>جناب سپیکر:</u> میڈم!-----

<u>ڈاکٹر مہرتاج روغانی (معاون خصوصی برائے سماجی بہبود):</u> سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر:</u> اچھا ڈاکٹر مہرتاج روغانی۔

<u>معاون خصوصی برائے سماجی بہبود:</u> مسٹر سپیکر، دا کوئسچن ڈیر ښہ دے، ٹھیک دہ Really you say چې LRH is busy hospital، لکہ ہیلتھ منسٹر صاحب خو تاسو تہ اووئیل، Because he is trying چې ھغې کښې دغہ جوړ کړی۔ گوری We send a Question to the Committee, whatever you call it Standing Committee چې کوم ھینکی پینکی شوی وی، دیکښې خو ھینکی پینکی نہ دہ شوې کنہ، نو تاسو ھر یو څیز چې کمیټئ تہ وړئ، یعنی کمیټئ تہ خو ھغہ څیز ځی چې ستاسو اعتراض وی پرې چې دیکښې څہ گڼ وڼے شوے دے، گڼ وگڼ ھیڅ نہ دی شوی، Shahram is 100% right چې ھغہ ٹھیک دہ He is trying his level best چې دا دوہ یو شوی وو، Because شفٹنگ کے تہی ایچ تہ شوے وو------

<u>جناب سپیکر:</u> میڈم! آپ اس کو اتنا لمبا نہ کریں۔ مہربانی کریں اس نے آپ کو کہا کہ آپ کے ساتھ بیٹھنے کیلئے بھی تیار ہیں، جو آپ کی Suggestions ہیں، جو بھی طریقہ کار ہو، وہ Adjust کر لیں گے، تو آپ Withdraw کر لیں، Withdraw مہربانی۔ کوئسچن نمبر 2106، میڈم عظمیٰ خان۔ تھوڑا اگر آپ Fast جائیں کیونکہ عصر کی نماز کا بھی، ٹائم کا بھی پریشر ہے، تو مہربانی ہو گی کہ جلدی جلدی نمٹا دیں۔

<u>محترمہ عظمیٰ خان:</u> شکریہ، مسٹر سپیکر۔ ٹھیک ہے مسٹر سپیکر۔ کوئسچن نمبر 2106۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی۔

* 2106 _ <u>محترمہ عظمیٰ خان:</u> کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال مردان میں الٹراساؤنڈ سپیشلسٹ کیلئے ماہر ڈاکٹر کی اسامی خالی پڑی ہے جس کی وجہ سے عوام کو مشکلات کا سامنا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ کب تک مذکورہ اسامی پر ڈاکٹر کی تعیناتی کا ارادہ رکھتا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) جی ہاں۔
(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ محکمہ صحت نے حال ہی میں ڈسٹرکٹ سپیشلسٹ BS-18 کی 393 اسامیوں کی ریکوزیشن پبلک سروس کمیشن کو بھجوادی ہے جس میں 23 ریڈیالوجسٹس بھی شامل ہیں۔ جونہی کمیشن کی سفارشات محکمہ ہذا کو موصول ہوں گی تو مذکورہ اسامی کو ترجیحی بنیاد پر پر کیا جائے گا۔ مزید برآں پبلک سروس کمیشن کو یہ بھی استدعا کی ہے کہ چونکہ کمیشن کے انتخاب کا مرحلہ طویل ہوتا ہے، لہذا محکمہ ہذا کو یہ اسامیاں ڈیپارٹمنٹل سلیکشن کمیٹی کے ذریعے ایڈہاک بنیاد پر پر کرنے کی این او سی دی جائے۔
محترمہ عظمیٰ خان: مسٹر سپیکر، میں نے ان سے پوچھا تھا کہ ڈی ایچ کیو ہاسپٹل مردان میں الٹرا ساؤنڈ سپیشلسٹ کی پوسٹ خالی ہے، جو ایڈمٹ کر رہے ہیں کہ خالی ہے۔ ساتھ جناب سپیکر، بہت Alarming figures بھی دے رہے ہیں کہ اس کے علاوہ 393 سپیشلسٹ کی پوسٹیں خالی ہیں۔ ہیلتھ میں جناب سپیکر، 17 سکیل پر ایم اوز تو ہیں لیکن سپیشلسٹ نہیں ہے جناب سپیکر! اور ساتھ یہ Mention کر رہے ہیں کہ پبلک سروس کمیشن کے تھرو ہم یہ کمپلیٹ کریں۔ پبلک سروس کمیشن کی تو وہ Capacity ہی نہیں رہی کہ وہ ہمیں اتنے ڈاکٹرز 393 Specialists provide کر دیں ایک سال میں یا دو سال میں۔ میری درخواست ہے شہرام ترکئی صاحب سے کہ سپیشلسٹ میں ایکشن لیں اور کوشش کریں کہ جتنی جلدی ہو سکے، ان سے این او سی لیکر ایڈہاک پر یہ Fill کر دیں۔ تھینک یو، مسٹر سپیکر۔
جناب سپیکر: شہرام خان۔
سینیئر وزیر (صحت): تهینک یو جی۔ زما د بی بی ډیر Valid Question دے او دا د گورنمنټ هم Concerns دی۔۔۔۔
جناب جمشید خان: سپیکر صاحب!
جناب سپیکر: ایک منٹ، جمشید خان کیا سپلیمنٹری؟
جناب جمشید خان: جی۔
جناب سپیکر: جمشید خان۔
جناب جمشید خان: شکریه سپیکر صاحب۔ د دې سوال سره زما یو ضمنی سوال دے جی۔ زما په حلقه کښې تحصیل هیډکوارټر هسپتال تخت بهائی دے، د دې هسپتال افتتاح په 2010 کښې شوې وه او دا 120 Beds هسپتال دے، تر اوسه

پورې دا هسپتال Operate نشو، يو مريض تر اوسه پورې په دیکښې داخل نشو۔ زه د وزیرصاحب نه دا غوښتنه کوم چې هغې کښې يو ریډیالوجسټ او د يو سرجن کمے دے-----

جناب سپیکر: جمشید صاحب! که ته په دې-----

جناب جمشید خان: که دغه کمے پکښې برابر شو-----

جناب سپیکر: زه معافی غواړم جی، دا به وکړئ چې په دې باندې به خپل نوټس راکړئ مونږ ته، چونکه دا د دې سره Relevant question نه دے نو دا نوے کوئسچن دے نو په دې باندې بیا پراپر نوټس راکړه، پراپر نوټس پرې راکړه نو هغه به مونږه Entertain کړو۔

جناب جمشید خان: صحیح ده۔

سینیئر وزیر (صحت): تھینک یو، سپیکر صاحب۔ څنګه چې ایم پی اے صاحبې خبره وکړه جی، کوم سپیشلسټ کیډر 18 ګریډ والا، هغې کښې Already مونږ پبلک سروس کمیشن ته د سیټونو د پاره هم وئیلی دی او د این او سی د پاره هم وئیلی دی او ما نن چیف منسټر صاحب ته هم اووئیل چې تاسو پبلک سروس کمیشن ته اووایئ، زما ډیپارټمنټ هم ورته وینا کړې ده، سیکرټری صاحب ورته تلے دے، سپیشل سیکرټری ورپسې تلے دے۔ مونږ ورته وئیل مونږ ته این اوسی ځکه راکړئ چې د پبلک سروس کمیشن کوم پراسیس دے، هغه ډیر زیات Slow دے او دا 393 چې کوم ډاکټرز دی، دا په څلور کاله کښې هم پبلک سروس کمیشن که صرف هیلتھ والا اخلی نو هم ئے نشی پوره کولې، لهذا که مونږ ته ئے اجازت راکړو، په هغې باندې مونږ لګیا یو ان شاء الله، چیف منسټر صاحب ما ته یقین دهانی راکړه چې زه پبلک سروس کمیشن ته ټیلیفون کوم چې تاسو ته این او سی زر تر زره راکړی او مونږ 17 او 18 دواړه چې کوم زمونږ پوسټس دی، دا مونږ هائر کوؤ ان شاء الله د ډیپارټمنټ په تهرو باندې جی، نو Very soon ان شاء الله، چونکه دا زمونږ خپل Concerns دی جی نو Valid Question دے او د هغې د پاره دغه مونږ کوؤ۔

جناب سپیکر: دیکښې شهرام خان! بلکه زه ټول پارلیمانی لیډرز ته دا دغه کوم چې د پبلک سروس کمیشن پروسیجر ډیر Lengthy دے او ډیر Slow دے او د هغې په وجه صرف هیلتهـ ډیپارټمنټ کښې نه په مختلف ډیپارټمنټس کښې ډیر زیات سیریس ایشوز دی، نو زه وایم که یو جوائنټ ریزولیوشن په دې باندې راشی چې دوئ دا خپل پراسیس چې دے کنه، دا پروسیجر هم لږ مختصر کړی او دا خپل پراسیس هم لږ تیز کړی نو تاسو ټول پرې کښینئ، یو ریزولیوشن تیار کړئ، زما خیال دے هغه به زیات Suitable وی ځکه چې د پبلک سروس کمیشن دا کوم پروسیجر روان دے شاید چې په کالونو کښې دا مسئله حل نشی، نو که په دې تاسو یو جوائنټ ریزولیوشن راوړئ نو دا به مهربانی وی۔ میډم! ټهیک شوه جی؟

محترمہ عظمیٰ خان: جی۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 2112، محمود خان۔

* 2112 _ جناب محمود احمد خان: کیاوزیر بہبود آبادی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ٹانک میں میل اٹنڈنٹ اور گریڈ ایک سے پانچ تک کی پوسٹوں کی بھرتی کا اشتہار اخبار میں دیا گیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ پوسٹوں پر بھرتی کئے گئے افراد کے نام، پتہ اور کوائف کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شکیل احمد (مشیر برائے بہبود آبادی): (الف) ضلع ٹانک میں میل اٹنڈنٹ کی کوئی پوسٹ نہیں ہے، البتہ صرف فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ (میل) بی پی ایس پانچ کی بھرتی کیلئے اشتہار اخبارات میں دیا گیا تھا۔

(ب) بھرتی کئے گئے فیملی ویلفیئر اسسٹنٹس (میل) کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام/ولدیت	عہدہ	تعلیم	ڈومیسائل
01	محمد زاہد ولد عمر خان	فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ (میل) بی پی ایس پانچ	ایم اے	ٹانک
02	سعید انور ولد عبدالحمید	فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ (میل) بی پی ایس پانچ	بی ایس سی	ٹانک
03	یاسر شاہ ولد سلیم شاہ	فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ (میل) بی پی ایس پانچ	بی ایس سی	ٹانک

روزنامہ 'مشرق' پشاور میں مورخہ 17 مارچ 2014 کو مشتہر شدہ اشتہار ملاحظہ کیا گیا۔

جناب محمود احمد خان: مهربانی، سپیکر صاحب۔ کوئسچن نمبر 2112۔ خالی که منسټر صاحب دا یو جواب راکړی چې آیا دا چې کوم بهرتی شوی دی، په دې

باندې دے مطمئن دے، دا په میرټ باندې شوی دی او د صوبائی حکومت د قوانین مطابق شوی دی؟ منسټر صاحب د دا پخپله اووائی چې آیا چې دا کوم درې کسان بهرتی شوی دی، دا په میرټ باندې بهرتی شوی دی، خالی د دې جواب د ما ته راکړی۔

جناب سپیکر: جی، شهرام خان۔

جناب محمود احمد خان: نه شهرام نه دے شکیل دے۔

جناب سپیکر: بنه شکیل خان۔

جناب شکیل احمد (مشیر برائے بہبود آبادی): زه وایم جی جناب سپیکر! د بیټنی صاحب چې کوم کوئسچن دے، دا ریکروټمنټ شوے دے ټانک کښې، د دې باقاعده ایډورټائزمنټ راغلے وو په 17 مارچ 2014 باندې د بی پی ایس پانچ د پاره او د دې Required qualification چې دے، هغه میټرک دے۔ دا کوم درې کسان چې د چا دا اپوائنټمنټ شوے دے، محمدزاهد، سعید انور، یاسر شاه، د یو کوالیفیکیشن دے ماسټر او دا دوه چې دی دا بی ایس سی دی، نو 100% په میرټ باندې شوی دی۔ ما بیټنی صاحب سره هغه ورځ هم خبره وکړه، بلکه ما ته یو کمپلینټ د دې نه مخکښې هم راغلے وو، هغې کښې مونږ د ډیپارټمنټ په تهرو انکوائری هم کړې وه، Throughout first division دی د میټرک نه واخلئ تر د ماسټر پورې او Required qualification چې دے هغه صرف Simple matric وو۔

جناب سپیکر: جی بیٹنی صاحب۔

جناب محمود احمد خان: منسټر صاحب دا څنګه خبره کوی چې خالی Required matric first division نو دیکښې داسې کسان شته، هغه میرټ لسټ د راوړی چې د میټرک نه واخله تر ایم ایس سی پورې ټاپ کړی دی کنه؟ په دیکښې چې دا کوم د دوئ افسر دے، یوسف، دغه ګهپله پکښې کړې ده، باقاعده په دیکښې پیسې شیندلې شوې دی، منسټر صاحب ته د دې خبرې پته ده۔ دے د دا میرټ لسټ راوړی چې دا کوم میرټ لسټ ده جوړ کړے دے کنه، چې دا کوم ده شارټ لسټ

کړی دی، دا د راؤړی، دا د قانون مطابق ده، صوبائی حکومت والا شوک تلے وو هلته چې دا آرډر کیدو؟

جناب سپیکر: جی شکیل خان۔

مشیر برائے بہبود آبادی: جناب سپیکر! ما وختی هم عرض وکړو چې د بیټنی صاحب د کوئسچن نه مخکښې په دې باندې Complaints راغلی وو او جناب سپیکر، هغې کښې مونږ ډیپارټمنټل انکوائری کړې ده ډائریکټوریټ لیول باندې او د هغوی انکوائری رپورټ دا دے چې 100% دا په میرټ باندې شوی دی او که د بیټنی صاحب بیا هم څه داسې تسلی نه کیږی نو هغې کښې دا سیکرټری صاحب دلته ناست دے، هغې کښې به مونږ دوباره بله انکوائری Conduct کړو۔

جناب سپیکر: بیټنی صاحب۔

جناب محمود احمد خان: جی سر۔

جناب سپیکر: مطلب د میټرک په ځائې باندې دوئ ماسټر کس اخستے دے نو لکه څه پکار دی ورله؟

جناب محمود احمد خان: ما سره ډبل ماسټر والا۔۔۔۔

جناب سپیکر: که پی ایچ ډی والا ورله پکار دی؟

جناب محمود احمد خان: نه سپیکر صاحب! ډبل ماسټر والا سره شته هغه غریب پاتې دے۔

جناب سپیکر: یارا! ډبل ماسټر، Master is sufficient، ماسټر یو دغه ده، بیا ډبل ماسټر پکښې نه وی خو بهرحال هغه خوا ووئیل چې زه پرې بیا انکوائری کوم۔

جناب محمود احمد خان: نه دا خو یو ماسټر دے، منسټر صاحب ټهیک خبره کوی چې مثال کښې میټرک والا شوے دے، دا شوے دے چې کوم هلته گیم شوے دے کنه، دوئ ډیپارټمنټل کړے دے، دا د کمیټئ ته حواله شی، زه به هغه کسان راولم۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا خو هغه وائی چې انکوائری پرې کوم کنه؟

جناب محمود احمد خان: نہیں، انکوائری خو اول Already شوې ده، دوئ وائی چې ډیپارټمنټل، کمیټئ ته د حواله شي چې هلته کسان راولو، پکښې وګورو چې آیا واقعي دا ماسټر، چې دا کوم بی اے دی، ماسټر دی، دا نور کسان واقعي حقدار وو او که نه وو؟ دا خو د میرټ خبره ده کنه جی۔

جناب سپیکر: جی۔

مشیر برائے بہبود آبادی: سپیکر صاحب! چې بی پی ایس پانچ دے، Required qualification Matric دے، Throughout first division recruitment شوے دے، بی ایس سی کوالیفکیشن دے، نو د کمیټئ خو زما په خیال ضرورت نشته دے۔

جناب سپیکر: هسې بیټنی صاحب! دیکښې خو زه لکه Neutral خبره کوم کنه، نو زما په خیال باندې لکه ټولې خبرې برابر دی۔ (مداخلت) ما ته هم د تقریر موقع شته او که نشته؟ څه وایه۔

جناب شاه حسین خان: سپیکر صاحب! داسې ده چې دې بیټنی صاحب کوم الزام ولګوؤ، دا الزام ډیر غټ دے چې دیکښې پیسې چلیدلی دی۔ زما به منسټر صاحب ته دا درخواست وی چې دا د کمیټئ ته حواله کړی چې دا هلته کښې ثابت شي نو ټهیک ده او که ثابت نشي چې تاسو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شاه حسین خان! یو منټ زه ورته عرض کوم۔ زما خیال دے، زه بیټنی صاحب سره لږ مخاطب کیږم، بیټنی صاحب ته لږ مخاطب کیږم۔ داسې ده کنه چې یو خو کوالیفیکیشن تاسو ټولو ته پته ده ماسټر دے نو د دې نه پس خو پی ایچ ډی پاتې دے یا ایم فل پاتې دے، که وایئ چې پی ایچ ډی یا ایم فل کنه جی، جی مولانا صاحب۔

جناب محمد عصمت اللہ: دا خبره خو ټهیک ده جی چې په دیکښې ایم اے والا اخستلے شوے دے لیکن په دیکښې سوال دا دے چې ایم اے والا دغه یو کس وو او که نور کسان وو ایم اے؟ د هغوی نمبرې که زیاتې وې نو بیا هغوی ولې پریښودلې شو؟ او بل دا ده چې دا پوسټ چونکه د میټرک دے نو بنیادی نمبرې خو د میټرک پکښې پکار دی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بهرحال مولانا صاحب! زه Personally-----

جناب محمد عصمت الله: او د بی اے او د ایم اے-----

جناب سپیکر: زه Personally ، Personally ستاسو په خبره Convince نه یم خو چې څه لیګل پروسیجر دے، هغه به اووائی-----

جناب محمد عصمت الله: جی عرض کوم، جی زه عرض کوم، نه جی عرض کوم نو بیا دا بلکه سیوا نمبرې به ورکړلې کیږی کنه، د بی اے یا د ایم اے نمبرې چې کوم دی هغه به سیوا ورکولې کیږی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

مشیر برائے بہبود آبادی: سپیکر صاحب! مسئله دا نه ده، مسئله چې اوس، بهرحال ما ته مناسب ښکاری، مسئله د بیټنی صاحب او د ایم این اے صاحب خپل مینځ کښې څه اختلاف د وجې ده۔ دیکښې جناب سپیکر صاحب، 114 کسان وو، Candidates وو، هغې کښې 80 کسان هغوی ټیسټ کوالیفائی کړے وو او 34 کسانو ټیسټ فیل کړے وو او هغه 80 کسان چې لاړل، د هغوی بیا صرف اکیډمک مارکس، کوالفیکیشن په هغې باندې ریکروټمنټ شوے دے جی۔ د ټیسټ انټرویو پکښې مونږ یو نمبر نه دے ایښودے خو بهرحال په هغې بیټنی صاحب هم پوهه دے، د ده او د ایم این اے صاحب، د هغې به هم کوشش کوؤ چې صلح روغه پکښې راولو نو زه تسلی ورکوم او دا ذمه واریٔ سره خبره کوم چې دا په میرټ شوی دی۔

جناب سپیکر: زما خیال دے ستا خبره راغله په پوائنټ باندې۔ مولانا صاحب! ته کښینه کنه چې 'کنسرنډ' سړے خپل، خپله موؤر خبره کوی کنه جی، موؤر خبره کوی نو زما خیال دے، د دې د پاره به د دې نه پس چرته ایم فل یا بل څه دغه کوؤ۔ ښه بیټنی صاحب۔

جناب محمود احمد خان: نه سپیکر صاحب! هغه ټهیک ده، ایم این اے خو، سپیکر صاحب! ریکویسټ کولے شو چې ستا څه حکم وی مونږ منو، ریکویسټ کولے شو۔

جناب سپیکر: نه زمونږ د پاره محترم یئ، ټول Respectable یئ۔

جناب محمود احمد خان: مونږ دا وایو چې اوس ایم این اے خو د صوبائی حکومت سره کار نشته یا د بیا منسټر صاحب اووائی چې کارئے شته نو ټهیک ده، بیا ئے مونږ منو، په هره محکمه کښې د بیا ایم این اے لګیا وی۔ یا د دا دغه فلور باندې Agree کړی چې اؤ د ایم این اے په دغه صوبائی حکومت کښې مداخلت شته، په هره محکمه کښې شته، دا خو د اټهارهویں ترمیم او د دغې ټول ممبرانو استحقاق مجروح کول دی۔ سپیکر صاحب! دا خو ګوره دا مونږ ټول ایم پی اے ګان دلته ناست یو، دا د ایم این اے محتاج خو بیا نه یو کنه، بیا د اووائی منسټر په برملا چې اؤ دغه صوبائی حکومت چې دا څومره حکومت دے چې دا واقعی محتاج دے۔

جناب سپیکر: ګوره که دا مونږ زمونږ نه فوت شو نو ته به ئے ذمه وار ئې۔

جناب محمود احمد خان: نه سپیکر صاحب! دے د برملا دا خبره وکړی، بیا خو ټهیک ده مونږ منو دا د رسره۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

مشیر برائے بہبود آبادی: ما قطعاً داسې نه دی وئیلی جی، د ایم این اے هیڅ رول هغې کښې نشته خو د بیټنی صاحب زړه کښې دا دی چې دا د ایم این اے صاحب په سفارش اخستی شوی دی، زه هغه له دا تسلی ورکوم چې د هغه په سفارش نه دی اخستی شوی، صرف ما دا کلیئرنس کولو۔

جناب محمود احمد خان: دا خو داسې ده چې سبا له به په فلور باندې، بیا بیګاه پورې، بیا به۔۔۔۔

جناب سپیکر: نو بس بیا تاسو وګورئ، بیا خو به زه هاؤس ته Put up کړم، بس هغه هاؤس به پکښې، *کیونکہ نماز کا بھی ٹائم ہے، میں اتنا اس پر زیادہ نہیں کرتا، گورنمنٹ چاہتی ہے کہ کمیٹی میں نہ جائے اور آپ چاہتے ہیں کہ کمیٹی میں جائے تو میں ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں۔*

جناب محمود احمد خان: نه دے پکښې Agree دے ؟ Agree د شی کنه دیکښې خو څه غټه مسئله نشته۔ که دے خپله پکښې انکوائری کوی، دے څه وائی ؟

جناب سپیکر: جی منسټر صاحب، هغه خو وائی زه خپله انکوائری کوم کنه۔ جی جی۔

مشیر برائے بہبودِ آبادی: سپیکر صاحب! زه بار بار وایم چې په میرټ شوی دی، بیټنی صاحب نه مطمئن کیږی، بیا د ووټنګ پرې وشی بالکلاً۔

جناب سپیکر: جی محمود صاحب۔

جناب محمود احمد خان: دے د خالی دا سې وکړی سپیکر صاحب! چې دے د خپله پکښې هیڅ جوړ شی او خپله د انکوائری پکښې وکړی۔

جناب سپیکر: ټهیک شو جی، هغه وائی چې خپله د هیڅ کړی انکوائری۔

مشیر برائے بہبودِ آبادی: بالکل به زه وکړم، بیټنی صاحب به زه راا وغواړم، دواړه به کښینو ټولې خبرې به وکړو۔

جناب محمود احمد خان: دے دې خپله پکښې هیڅ جوړ شی۔

جناب سپیکر: اوکے،اوکے۔

مشیر برائے بہبودِ آبادی: بالکل جی، په دې زما Commitment دے جی، ټهیک شو جی۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 2113، بیټنی صاحب! مختصر، د نماز خیال ساته۔

* 2113 _ جناب محمود احمد خان: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر ٹانک جون میں ریٹائر ہو گئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پوسٹ ابھی تک خالی ہے اور اس پر ابھی تک تعیناتی نہیں کی گئی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) ضلع ٹانک میں ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کی تعیناتی نہ کرنے کی وجوہات بتائی جائیں؛

(ii) گزشتہ چودہ ماہ میں ضلع ٹانک میں گریڈ ایک سے گریڈ چار تک بھرتی کئے گئے افراد کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ محکمہ صحت نے ڈاکٹر طاہر جاوید کو ڈی ایچ او ٹانک تعینات کیا ہے۔

(ج) (i) جیساکہ جز(ب)میں عرض کیاگیاہے۔

(ii) گزشتہ چودہ ماہ میں ضلع ٹانک میں گریڈایک سے گریڈ چارتک بھرتی کئے گئے افراد کی تفصیل درج ذیل ہے:

گریڈ	اسامی	نام	نمبرشمار
گریڈدو	لیب اٹنڈنٹ	عغفران اللہ	01
گریڈدو	ایکسرے اٹنڈنٹ	محمدعدنان	02
گریڈایک	چوکیدار	زبیرعالم	03
گریڈایک	چوکیدار	محمداسلم	04
گریڈایک	چوکیدار	محمدہارون	05
گریڈدو	وارڈاٹنڈنٹ	مجاہدین	06
گریڈدو	وارڈاٹنڈنٹ	عبدالحمید	07
گریڈدو	وارڈاٹنڈنٹ	الفت شاہ	08
گریڈدو	وارڈاٹنڈنٹ	حبیب نور	09
گریڈایک	سویپر	عبدالوحید	10
گریڈایک	سویپر	عطاءاللہ	11
گریڈایک	سویپر	صلاالدین	12

جناب محموداحمدخان: د دغه جواب نه جی مطمئن یم، زه-----

جناب سپیکر: شکر دے، تهینک یو۔

جناب محموداحمدخان: او د شهرام خان شکریه هم ادا کوم چې یو ایماندار او یو بنه سړے ئے مونږ ته ډی ایچ او را کړے دے او د دغه جواب نه جی زه مطمئن یم۔

Mr. Speaker: Malik Noor Salim. Not present, it lapses.

غیرنشاندارسوال اوراس کاجواب

* 2129 _ Mr. Noor Salim Malik: Will the Minister for Health be pleased to state that:

(a) Is there a Women and Children Hospital in District Lakki Marwat;
(b) If yes then please provide:
(i) Its location and complete facilities detail along with its total expenditure spent on it;
(ii) During the last two years how many patients were treated there, complete detail may be provided?
Mr. Shahram Khan {Senior Minister (Health)}: (a) There is no Women and Children Hospital in District Lakki Marwat.

جناب سپیکر: چلو بریک، اس کے بعد ریزولیوشن بھی آ جائے گی اور آپ کا وہ بھی آ جائے گا۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ یہ چھٹی کی کچھ درخواستیں ہیں: جناب سردار سورن سنگھ صاحب 02-12-2014؛ محترمہ نادیہ شیر خان صاحبہ 02-12-2014؛ جناب ابرار حسین صاحب 02-12-2014؛ سردار محمد ادریس صاحب 02-12-2014؛ محترمہ دینا ناز صاحبہ 02-12-2014؛ جناب محمد علی ترکئی صاحب 02-12-2014۔ منظور ہے جی، اور خالد خان صاحب کا بھی یہ آیا ہے، اس کی بھی منظوری لینا چاہتے ہیں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: جی، ریزولیوشن لانا چاہتے ہیں۔

جناب محمود احمد خان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: دے به ریزولیوشن پاس کړی، د هغې نه پس به ته خبره کوې کنه۔ جی۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب عارف یوسف (معاون خصوصی برائے قانون): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ Rule 124 may be suspended under rule 240 and I may be allowed to present the resolution in the House.
Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Members, to

present their resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Please, Arif Yousaf Sahib.

قرارداد

معاون خصوصی برائے قانون: یہ مذمتی قرارداد ہے منجانب شاہ حسین خان صاحب، جمعیت علمائے اسلام؛ جناب جعفر شاہ صاحب، عوامی نیشنل پارٹی؛ محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی صاحبہ، قومی وطن پارٹی؛ جناب سید محمد علی شاہ صاحب، پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین اور جناب سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، پاکستان مسلم لیگ نواز لیگ۔

چونکہ مورخہ 30 نومبر 2014 کو اسلام آباد میں پاکستان تحریک انصاف کے جلسے کے دوران کوریج کیلئے آئے ہوئے 'ڈان'، 'اب تک' اور 'دنیا' کی ٹیموں پر کریکر حملہ کیا گیا جس میں 'اب تک' نیوز کے کیمرہ مین چوہدری حامد اور 'ڈان' نیوز کے کیمرہ مین نادر حسین زخمی ہوئے تھے۔ علاوہ ازیں 'اب تک' کے کیمرہ مین سلمان مبارک اور ڈیزائننگ آپریٹر ضیاء الحق بھی زخمیوں میں شامل ہیں۔ یہ اسمبلی مذکورہ واقعہ کی پرزور مذمت کرتی ہے اور وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ واقعہ میں ملوث افراد کو گرفتار کرکے ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

جناب محمود احمد خان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی بیٹنی صاحب۔

رسمی کارروائی

جناب محمود احمد خان: مهربانی سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، په تیس تاریخ باندې زمونږ ملګرو په کوهاټ کښې په هائی وے زیرو پوائنټ باندې احتجاج کولو۔ د هغوی خلاف پرون پرچې وشوې، په هغې کښې زمونږ د جمعیت علمائے اسلام

جنرل سیکرټری، امیر او د هغه ټولو خلاف پرچې وشوې ځکه چې هغوی پرامن احتجاج کولو۔ مونږ دا ریکویسټ کوؤ حکومت ته چې ګوره پرامن احتجاج د هر شهري حق دے او زمونږ هم حق دے، مونږ سره د انتقامي کارروائی نه کیږی، دا ظلم زیاتے د نه کیږی چې مونږ پرامن احتجاج کوؤ او د هغې خلاف په مونږ باندې پرچې کیږی او زمونږ جنرل سیکرټری، زمونږ امیر او زمونږ ناظمان د دغه ټولو خلاف سپیکر صاحب پرچې شوې دی۔ د دغې خبرې مونږ شدید مذمت کوؤ او د حکومت نه دا طمع لرو چې په دیکښې تاسو Fair خبره کوئ، One sided مه کیږئ ځکه چې اوس احتجاج خو ټولې پارټئ کوی، دا خو د هر چا حق دے، دا خو جمهوری حق دے چې دا حق ته هم لرې، دا حق دا سې زه هم لرم۔ سپیکر صاحب، دا ریکویسټ کوؤ ستا چیئر ته چې دا کوم کوهاټ کښې پرچې شوې دی، دا قابل مذمت دی او د دې مونږ په سخت الفاظو کښې مذمت کوؤ او مونږ ټول اپوزیشن ملګری د دغې خبرې سخت مذمت کوؤ۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر۔ منسٹر لاء، منسٹر لاء۔۔۔۔۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ کی بات آ گئی ہے اور لاء منسٹر صاحب اس کو Respond کر لیں گے نا، یہ بہتر ہو گا۔ (مداخلت) جی جی، میڈم انیسہ زیب صاحبہ۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: بہت شکریہ جناب سپیکر۔ بنیادی طور پر یہ نکتہ محمود خان صاحب نے بیان کیا۔ صرف اس چیز کو Reinforce, re-exert کرنے کیلئے آپ کا شکریہ کہ آپ نے موقع دیا۔ بنیادی طور پر ایک ایسا بہیمانہ قتل ہوا، ایک بہت عالم اور فاضل شخصیت کا، جس کے غم میں، جس کے ری ایکشن میں لوگ آئے اور باہر نکلے اور ایک احتجاج کیا۔ اب جیسی سیچویشن وہاں پر بن گئی، جناب سپیکر! جو افسوس کا اظہار ہوا ہے کہ خود یہاں پر اس وقت کی حکومت جب گئی ہے اور اس کے جو اکابرین ہیں، اس وقت عہدیداران اس بات کو Condemn کرتے رہے کہ ہمارے احتجاج پر، جبکہ وہاں پر فوجداری کے وقوعے رونما ہوئے لیکن اس کے برعکس وہ اس پر احتجاج کرتے رہے کہ ہم پر ایف آئی آر کی گئی، ہم پرامن طریقے سے اس جدوجہد میں شامل تھے اور آج افسوس اس بات کا ہے کہ دہشت گردی کے کیس میں ان پر مقدمات وہ کئے ہیں۔ جناب سپیکر! مجھے صرف اس پہ بات یہ کرنی ہے، ایک تو بہت زیادتی ہے کہ آپ انہیں، چند لوگوں کو، ہزاروں کے اجتماع میں چند لوگوں کو ایک تو نشانہ بنائیں اور پھر ان کے اوپر دہشت

گردی ایکٹ لاگو کریں تو یہ تو لگتا ہے کہ جیسے Victimization ہے جس کی ہم پرزور مذمت کرتے ہیں۔ حکومت سے استدعا ہے کہ اس پر غور کریں، اس کو کر کے اور اس طرح کی جو Personal victimization ہے، اس سے کم از کم اپنے آپ کو بالکل وہ کریں، کلیئر کریں کہ یہ حکومت نہیں کر رہی ورنہ تو پھر یہ تبدیلی کچھ بھی نہیں ہے، پھر تو یہ وہی سلسلہ ہے جو ماضی میں بھی چلتا رہا۔

جناب سپیکر: مہربانی، مہربانی، تھینک یو۔ جعفر شاہ صاحب، پلیز دو منٹ میں۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ څنګه چې زمونږ مشرانو خبره وکړه جی، ډیر زیاتے شوے دے ورسره ځکه چې هغوی پرامن احتجاج کولو، دا د هغوی حق دے قانونی، آئینی، زما خیال دے چې د دې حق نه څوک محروم کول نه دی پکار او بیا د دهشت ګردئ ایکټ لاندې د هغوی خلاف پرچه کټ کیږی نو دا ډیر زیاتے دے۔ زمونږه د ټولو دا ریکویسټ دے حکومت ته چې دغه پرچه د هغوی خلاف د واپس واخلی او د هغوی دا حق د د هغوی نه چھین کوی نه۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جے یو آئی نے پرسوں جو ایک انتہائی معتبر، جے یو آئی کے رہنما سومرو صاحب کی شہادت کے بعد انہوں نے احتجاجی پروگرام تشکیل دیا اور یقیناً کسی بھی سیاسی جماعت کے رہنما کو جب شہید کیا جائے گا، اس طریقے سے ٹارگٹ کلنگ میں یا دہشت گردی میں شہید کیا جائے تو وہ فطرتی طور پر اس جماعت کے کارکنوں کے اندر غم و غصہ ہوتا ہے اور وہ احتجاج کیلئے باہر نکلتے ہیں تو جب انہوں نے کوہاٹ کے اندر ایک پرامن احتجاج کیا تو پرامن احتجاج کے اندر جوان کا حق تھا اور اس میں چند لوگوں کو Nominate کر کے جو دہشت گردی کی ایف آئی آر کاٹی گئی، میں اس کی مذمت کرتا ہوں اور میں حکومت سے درخواست کرتا ہوں کہ فی الفور یہ ایف آئی آر واپس لی جائے۔ اگر پاکستان تحریک انصاف 110 دن احتجاج اس ملک میں کر سکتی ہے تو کیا جے یو آئی کو چار گھنٹے احتجاج کرنے کا حق نہیں تھا اور ان کے اس حق کو جو دبانے کی کوشش کی گئی ہے، فی الفور اس ایف آئی آر کو واپس کیا جائے۔

جناب سپیکر: امتیاز شاہد صاحب۔

جناب فخر اعظم وزیر: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، بس دو منٹ میں، ظفر اعظم صاحب۔

جناب فخر اعظم وزیر: څنګه چې مشرانو خبره وکړه، جمهوریت کښې Protest دا د هر شهری حق دے او هغه بله ورځ جمعیت والا چې کوم Protest کړے دے، دا د دوئ حق وو، دا د ټولونه غټ حق دے ځکه چې یو د علامه قتل چې کوم دے دا د ټول انسانیت قتل دے نو دا مذمت یا داسې Protest هغه د دوئ بهرپور حق دے او مونږ دغه چې دوئ باندې کوم ایف آئی آر شوے دے، د دغې بهرپور مونږ مذمت کوؤ ځکه چې په جمهوریت کښې داسې خبره نه وی، جمهوریت کښې چې Protest وکړی، هغه د هغه حق دے او هغې باندې ته ایف آئی آر کوې نو دا د جمهوریت توهین دے، نو مونږ وایو چې مطلب دے د دغې خلاف چې کوم ایف آئی آرز شوی دی، هغه د واپس واخستے شی او داسې، مطلب داسې په فیوچر کښې چې داسې بیا حرکت ونشی۔ مننه مهربانی۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان، شاہ فرمان۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): جناب سپیکر! یہ بالکل صحیح ہے، حقیقت ہے کہ Protest کا حق سب کو حاصل ہے۔ یہ جو Protest ہوا تھا، اس کا ایک تو یہ ہے کہ حق حاصل ہے Peaceful protest کا، جو ایف آئی آر کی بات ہے تو ایف آئی آر ہمارے منسٹرز کے اوپر بھی ہے، ایف آئی آر ہمارے چیف منسٹر کے اوپر بھی ہے، ایف آئی آر ہمارے چیئرمین کے اوپر بھی ہے تو اگر کہیں Peaceful protest کو آپ Violent protest میں Convert کر جاتے ہیں تو ایف آئی آر کا ہونا تو لازمی ہے، یہ آپ نہیں کہہ سکتے کہ کوئی بھی قانون، یہ تو عدالت کا فیصلہ ہے کہ کون Innocent ہے اور کون نہیں، اصولی طور پر Peaceful protest کا حق ہے۔ دوسرا پوائنٹ یہ ہے کہ اس کے اندر جو Political element شامل تھا جناب سپیکر! کہ یہ ایک انوکھا Protest تھا، انوکھا Protest اسلئے تھا کہ ہم نے Protest سے کسی کو نہیں روکا اور جو ہمارا ایک مہینہ پہلے سے اناؤنس ہوا تھا Protest کا، ہمیں روکنے کی کوشش کی گئی اور اگر اس روکنے کی کوشش میں جو کچھ ہوا، وہ Facts and figures موجود ہیں۔ مختلف شہروں میں جناب سپیکر! اگر پی ٹی آئی کے ورکرز React کر جاتے، اگر چیف منسٹر اپنے ورکرز کو پی ٹی آئی کو ریکویسٹ نہ کرتے کہ آپ نے کسی طرح بھی Violence نہیں پھیلانا، اگر چیف منسٹر اپنا راستہ تبدیل نہ کرتے، اگر وہ گلی کوچوں میں سے نہ گزرتے تو انہوں نے تو بند کیا ہوا تھا ہمارے Protest کو، لہذا عدالت فیصلہ کرتی ہے In principle peaceful protest کا حق سب کو حاصل ہے۔ ہم نے

Space دیا ہے لیکن اگر کہیں Violence ہوئی ہے تو وہاں پر تو چاہے پی ٹی آئی اس طرح کی حرکت کرے یا کوئی بھی سیاسی جماعت اس طرح کی حرکت کرے تو قانون حرکت میں آئے گا، ایف آئی آر بھی ہوگی، اس کے اندر Arrest بھی ہوگی، یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ میں اپنی طرف سے اگر کسی نے کسی کو نقصان پہنچایا ہے Financially، کسی کی جان و مال کو نقصان پہنچا ہے اور میں کون ہوتا ہوں یا حکومت کون ہوتی ہے کہ وہ کہے کہ جی یہ ٹھیک ہے اور اس کے اوپر ایف آئی آر نہ کاٹی جائے، لہذا جو لیگل ایکشن ہے وہ تو ہوگا، تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے Protest کی تو مخالفت نہیں کی، بہر حال جہاں بھی ایف آئی آر کاٹی جائے، وہاں پر عدالت فیصلے کرتی ہے، حکومت اس کے اوپر اثر انداز ہونے کی کوشش نہیں کرے گی۔

جناب سپیکر: آئٹم نمبر 6، آئٹم نمبر 6۔ اپنا اپنا نقطہ نظر آ گیا اس پہ۔ آئٹم نمبر، میڈم یاسمین پیر محمد خان۔ اچھا یہ ایک ریکویسٹ ہے کہ اس میں منسٹر صاحب نے کل مجھے فون کیا تھا کہ اس کی کوئی Commitment تھی تو اس نے کہا کہ اس کو پینڈنگ کر لو تو میں اس کو پینڈنگ کرتا ہوں کیونکہ وہ Available ہوگا تو وہ آپ کو Respond کرلے گا۔

محترمہ یاسمین پیر محمد خان: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی؟

محترمہ یاسمین پیر محمد خان: ٹھیک ہے جی، مہربانی۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

جناب سپیکر: آئٹم نمبر 6۔ مسٹر گوہر علی شاہ۔

جناب گوہر علی شاہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی وساطت سے ایوان کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ کاٹلنگ علاقہ بائزئی کا تحصیل ہیڈ کوارٹر ہے جو تقریباً چھ یا سات لاکھ آبادی پر مشتمل ہے۔ کاٹلنگ میں آئے دن حادثات رونما ہوتے ہیں اور مناسب ریسکیو انتظامات نہ ہونے کی وجہ سے قیمتی جانیں اور املاک ضائع ہو جاتے ہیں۔ اہل علاقہ کی ڈیمانڈ ہے کہ کاٹلنگ میں فوری طور پر ریسکیو 1122 سروس کا سٹیشن قائم کیا جائے تاکہ مزید نقصان کو روکا جا سکے۔

سپیکر صاحب! څنګه چې ما اووئیل دا تحصیل کاټلنګ، کاټلنګ مین هیډکوارټر دے او دا آبادي تقریباً چھ سات لاکھ ده او د روزانه په بنیادونو

باندې حادثات واقعات رونما کیږی۔ تاسو ټولو ته به د پریس په ذریعه هم معلومات شوې وی چې تقریباً لس شل ورځې مخکښې یو مارکیټ کښې اور ولګیدو، دغسې یو پټرول پمپ باندې اور ولګیدو، په هغې کښې قیمتی جانونه هم ضائع شو او د دې نه علاوه دا کومه ږلئ، بادوباران چې شی په هغې کښې هم ډیره آبادی غورځیدلې وه او ډیر جانونه پکښې ضائع شوی دی نو د دې په حواله باندې پکار ده چې مونږ له، کاټلنګ له زه ستاسو په وساطت سره د حکومت نه دا غوښتنه کوم چې کاټلنګ له د 1122 سټیشن، ریسکیو سټیشن چې کوم دے د دې منظوری ورکړی، ډیره مهربانی به وی۔

<u>جناب سپیکر</u>: امتیاز شاہد صاحب۔

<u>جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون)</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ محترم گوہر علی شاہ صاحب کو میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ کے اس کال اٹنشن پہ حکومت نے Already notice لیا ہوا ہے اور Summary in process ہے، ان شاء اللہ بہت جلد یہاں 1122 قائم ہو جائیگا۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: جی گوہر علی شاہ صاحب۔

<u>جناب گوہر علی شاہ</u>: منسټر صاحب چې څنګه اووئیل، ان شاء الله ذمه دار سړے دے۔ مهربانی۔

<u>جناب سپیکر</u>: میڈم یاسمین، سوری، مسٹر یاسین خلیل۔

(تالیاں)

<u>جناب یاسین خان خلیل</u>: منسټر صاحب نشته دے جی، جواب به څوک راکوی جی؟ منسټر صاحب نشته۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ میرے حلقہ PK-05 پشاور میں کئی ٹیوب ویلز مکمل ہو چکے ہیں لیکن سٹاف کی بھرتی کی وجہ سے یہ ٹیوب ویلز فنکشنل نہیں ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے علاقے کے عوام پینے کے صاف پانی سے محروم ہیں۔ محکمہ لوکل گورنمنٹ کے آفیسرز کو بار بار کہنے کے باوجود اقدامات نہیں اٹھائے گئے، لہذا محکمہ ہذا سے اس غفلت اور لاپرواہی کی وضاحت طلب کر کے قانون کے مطابق سزا دی جائے اور جلد سے جلد ان ٹیوب ویلز جن پر حکومت کے کروڑوں روپے خرچ ہو چکے ہیں، عوام کی فلاح و بہبود کیلئے استعمال میں لائے جائیں۔

دا جی ډیر مخکښې نه جوړ شوی دی او خلقو ته ډیر تکلیف هم دے ، زیات تر تنا نو هغه پخپله استعمال کړی ، هغې باندې د بجلئ بلونه هم راغلی دی ، اوس یو ډیپارټمنټ هم هغه د بجلئ بلونو ذمه واری نه اخلی ، تکلیف دے ډیر زیات دې عوامو ته نو چې دا مسئله حل شی۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان، حبیب الرحمان صاحب۔

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ وعشر): شکریه جناب سپیکر۔ یاسین خلیل ورور چې کومې مسئلې ته زمونږ توجه راګرځولې ده ، Generally په دې دغه کښې ، د اوبو په دې مسئلو کښې غټ Hurdle چې کوم دے هغه واپډا وی۔ سکیم جوړ شی او هغه یعنی مطلب دا دے چې پیسې داخلې شی ، بیا ترینه اکثر Revised estimate راشی ، هغه پکښې بیا داخلې شی او پینځه کاله ، شپږ کاله کښې هغه مطلب دا دے چې فنکشنل کیږی نه ، د هغې یعنی کنکشن هغې ته د بجلئ نه ورکړے کیږی۔ د ده د دې خبرې خو مطلب دا دے چې یره دا خلق ئے دغه چلوی او مطلب دے چې بجلی ورته ورکړے شوې ده ، که چرې دا سکیم بالکل In all respect دا کمپلیټ وی ، بیا دا پی سی فور مسئله پکښې هم راشی۔ ډیپارټمنټ پی سی فور رالیږی ، د هغې سره وروستو چې کوم دے فنانس په پی سی فور باندې پوسټونه Sanction کوی ، نو زه به ده ته ایشورنس ورکوم چې زه به فوری طور دلته کښې د لوکل ګورنمنټ چې کوم دغه ناست دی ، د دې پوزیشن به معلوم کړو ، که چرې PC IV submit شوے وی او ایس این ای شوی وی او پوسټونه په دې باندې Create شوی وی ، فنانس ورکړی وی ، فوری طور به ان شاء الله تعالیٰ Within one week به مونږ ان شاء الله د دې د پاره بندوبست وکړو او د ده دا دیرینه مطالبه به ان شاء الله تعالیٰ چې کوم دے ، دا به حل کړو۔

جناب سپیکر: یاسین خان۔

جناب یاسین خان خلیل: سپیکر صاحب! سمری سیکرټری لوکل ګورنمنټ ته زمونږ میونسپل کارپوریشن لیږلې ده ، هغوی ورته ښودلی هم دی او دوئ دا مخکښې جوړ شوی وو دا ټیوب ویلونه او هغوی Commitment کړے دے لینډ اونرز ته چا چې دا لینډ ورکړے دے نو د هغوی هم مسئله ده ، هغه پریږدی نه ، هغه وائی چې مونږ سره Commitment شوے دے ، د هغه پورې مونږ اجازت نه ورکوؤ تر

څو پورې چې زمونږ سره Commitment پوره شوے نه وی او میونسپل کارپوریشن سره مونږ Approach وکړو نو هغه وائی چې مونږ سیکرټری لوکل گورنمنټ ته لیږلی دی صرف چې هغوی مونږ له اجازت راکړی چې مونږ دا تنان واخلو ستاسو دا دغه به فنکشنل شی او خلقو ته به اوبه ورسی، نو دا پرابلم دے او منسټر صاحب به صحیح جواب راکړے وو، زه وایم چې دا پینډنګ وساتئ Next چې کله منسټر صاحب راشی چې هغه مونږ له Surety راکړی نو لږه زیات به بهتر وی۔ تهینک یو۔

جناب سپیکر: اوکے، پینډنګ به ئے کړو۔ آنریبل منسټر فار لاء، آئټم نمبر 8 اینډ 9۔

سید محمد علی شاہ: جناب سپیکر! یو منټ جی۔

جناب سپیکر: جی جی۔

سید محمد علی شاہ: زه یو منټ خبره کوم جی، تاسو بیا د دې نه پس دا وکړئ، زه یو مسئله دغه کوم جی۔

جناب سپیکر: دا دغه کوؤ جی، ټائم شارټ دے او زه وایم چې دا ایجنډا کمپلیټ کړو۔

سید محمد علی شاہ: سر! یو منټ جی، د واپډې په باره کښې دے جی۔

جناب سپیکر: جی جی، محمد علی شاہ باچا۔

سید محمد علی شاہ: ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب۔ ما دا خبره کوله جناب سپیکر صاحب! چې کوم فنډونه مونږ واپډې ته جمع کړی دی د ټرانسفارمرز په مد کښې یا د 'پولز' د پاره جی، تاسو یقین وکړئ جی یو نیم کال وشو چې اولنے فنډ مونږ ه واپډې ته جمع کړے دے-----

جناب سپیکر: محمد علی شاه باچا! تا چې کومه خبره وکړه، دا مسئله د ټولو ایم پی ایز ده، ما ته ټول دا راکوی، نو که په دې مو یو جوائنټ ریزولیوشن راوړې نو دا به ډیر بهتر وی ځکه چې ما ته تقریباً 'کنسرنډ' څومره ایم پی اے ګان دی، هغوی دا شکایت کوی-----

سید محمد علی شاہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی۔

سید محمد علی شاہ: جناب سپیکر صاحب! ریزولیوشن مونږ راؤړو دلته بیا مونږ له جواب راشی چې دا فیډرل سبجیکټ دے جی، دیکښې بیا تقریباً کال پکښې لګی۔

جناب سپیکر: نه زه یو خبره کوم، ریزولیوشن یو زیات طاقت به ئے وی، که تا لږه مهربانی وکړه یو ریزولیوشن مو جوړ کړو، ټولو نه مو سائن کړو او هغه به مونږ دغه کړو، نور خبره ته وکړه۔

سید محمد علی شاہ: دا به جی مونږ ه بیا د فیډرل ګورنمنټ نه مطالبه کوؤ او هغه به بیا کم از کم اته نهه میاشتې هغې کښې لګی جی۔

جناب سپیکر: جی جی۔

سید محمد علی شاہ: نو زما دا ریکویسټ دے چې چیف ایګزیکټیو، دټولو ایم پی ایز مسئله ده جی۔

جناب سپیکر: جی جی۔

سید محمد علی شاہ: چیف ایګزیکټیو راوغواړئ جی، اوس نوے چیف ایګزیکټیو چې کوم راغلے دے، یونین والا په سټرائیک دی، د یوې هفتې نه تقریباً واپډا هاؤس بند دے جناب سپیکر صاحب، نو زما دا ریکویسټ دے که Next week کښې دا ټول ایم پی ایز به هم وی دلته او چیف ایګزیکټیو راوغواړئ، کم از کم مونږ چا ته سوال خو نه کوؤ جی، مونږ Already پیسې جمع کړی دی، یو Genuine مسئله ده، ټولو ایم پی ایز ته داسې مسئله ده، یواځې زما مسئله نه ده۔

جناب سپیکر: دا چیف ایګزیکټیو به راوغواړو، تاسو به دا مهربانی کوئ چې خپله حاضری به یقینی کوئ، زه به Next week کښې ان شاء اللّٰه چیف ایګزیکټیو راوغواړم، ټهیک شوه جی کنه۔

ملک قاسم خان خٹک (مشیر جیلخانہ جات): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ملک صاحب! هم دا خبره ده؟

مشیر جیلخانہ جات: جناب سپیکر صاحب! زه هم دا خبره کوم۔

جناب سپیکر: چیف ایگزیکٹیو بہ Next week کبنې راواوغواړو ان شاء اللہ تعالیٰ سیکرټری صاحب Next week کبنې بہ چیف ایګزیکټیو۔ جی امتیاز شاهد صاحب۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر صاحب! هغه پریویلج موشن خو مو پریښودو۔

جناب سپیکر: سوری پریویلج موشن، پریویلج موشن نہیں ہے جی۔

جناب جعفر شاہ: دا یاسمین پیر محمد صاحبه هغه پریویلج موشن وو جی۔

جناب سپیکر: وہ تو پینڈنگ کر دی۔ منسٹر لاء۔

مسودہ قانون (ترمیمی) کا زیر غور لایا جانا

(خیبر پختونخوا جنرل پرویڈنٹ انوسٹمنٹ فنڈ مجریہ 2014)

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Thank you Mr. Speaker, I on behalf of the honourable Chief Minister move that the Khyber Pakhtunkhwa, General Provident Investment Fund (Amendment) Bill, 2014 may be taken into consideration at once.

(Interruption)

جناب سپیکر: اوکے، چیف ایگزیکٹیو ہم Monday کو بلائیں گے تو آپ جو بھی ایم پی ایز ہیں، سب کو Inform کرتا ہوں کہ آپ اس دن اپنے کیسز بھی لے کے آئیں اور وہ یہاں آ جائے پھر Monday کو دو بجے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, General Provident Investment Fund (Amendment) Bill, 2014 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. ‘Consideration Stage’: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 6 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 6 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 1 to 6 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) کا پاس کیا جانا

(خیبر پختونخوا جنرل پروویڈنٹ انوسٹمنٹ فنڈ مجریہ 2014)

Mr. Speaker: ‘Passage Stage’:

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. I, on behalf of the honourable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, General Provident Investment Fund (Amendment) Bill, 2014 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, General Provident Investment Fund (Amendment) Bill, 2014 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا سروسز ٹریبونل مجریہ 2014 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 10 and 11: Honourable Minister for Law.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister Khyber Pakhtunkhwa, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Services Tribunal (Amendment) Bill, 2014 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Services Tribunal (Amendment) Bill, 2014 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. ‘Consideration Stage’: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 1 and 2 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill. ‘Passage Stage’: Honouable Minister.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker.

(مغرب کی اذان)

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا سروسز ٹریبونل مجریہ 2014 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister.

Minister for Law: I, on behalf of the honourable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Services Tribunal (Amendment) Bill, 2014 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Services Tribunal (Amendment) Bill, 2014 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا ایمر جنسی ریسکیو سروسز مجریہ 2014 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 12 and 13: Honourable Minister for Law.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Emergency Rescue Services (Amendment) Bill, 2014 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that that the Khyber Pakhtunkhwa, Emergency Rescue Services (Amendment) Bill, 2014 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 4 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 4 stand part of the Bill. Amendment in Clause 5 of the Bill: Syed Jafar Shah.

Mr. Jafar Shah: Thank you, Janab Speaker. I beg to move that in Clause 5, in paragraph (g), in place of the words "Non-Governmental Organization" the words "registered under Societies Act or company law and selected through a selection committee headed by the Chief Secretary of the Province" may be inserted.

Mr. Speaker: Law Minister.

وزیر قانون: میں جعفر شاہ صاحب سے آج مخالفت کرتا ہوں اس امنڈمنٹ پہ اور ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ آپ Withdraw کریں، میں اس کو بہر حال یہ تسلی ضرور دیتا ہوں کہ ان شاء اللہ ہم بہت Transparent طریقے سے اس پہ کام کریں گے، تو میری ریکویسٹ ہے کہ یہ Amendment withdraw کریں۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: (قہقہہ) Okay, it was with some good intention چونکہ منسٹر صاحب میرے ساتھ مل بھی گئے ہیں اپوزیشن چیمبر میں اور اس پہ کافی بات بھی ہوئی ہے کہ انہوں نے ایشورنس بھی دی ہے کہ اس کا سلیکشن اچھے طریقے سے ہو گا، شفاف طریقے سے ہو گا تو اسلئے میں Withdraw کرتا ہوں اور اسلئے بھی Withdraw کرتا ہوں کہ آج جمشید میاں صاحب اسمبلی میں آئے ہیں تو اس خوشی میں۔

Mr. Speaker: The amendment is dropped and original paragraph (g) of Clause 5 stands part of the Bill. Paragraph (a) to (f) and (h) to (m) of Clause 5 also stand part of the Bill. Amendment in Clause 6 of the Bill: Syed Jafar Shah Sahib.

Mr. Jafar Shah: Thank you, Janab Speaker. I beg to move that in Clause 6, paragraph (a) may be deleted.

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: میں نے تو دونوں امنڈمنٹس کے بارے میں ریکویسٹ کی تھی جعفر شاہ سے (قہقہہ) امید ہے کہ ان شاء اللہ یہ بھی Withdraw کریں گے۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب۔

Mr. Jafar Shah: Okay ji, withdrawn.

Mr. Speaker: Amendment withdrawn, therefore, original Clause 6 stands part of the Bill. Clauses 6 to 10 of the Bill: since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 6 to 10 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 6 to 10 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 6 to 10 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا ایمرجنسی ریسکیو سروسز مجریہ 2014 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honourable Minister.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Emergency Rescue Services (Amendment) Bill, 2014 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Emergency Rescue Services (Amendment) Bill, 2014 may be passed without amendment? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed. Mufi Syed Janan, MPA, lapsed.

اجلاس کو مورخہ 08-12-2014 بروز پیر سہ پہر دو بجے تک کیلئے ملتوی کرتا ہوں۔ جمعہ کے دن کیلئے جو ایجنڈا تقسیم ہوا تھا، اسے پیر کے دن لیا جائے گا۔

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 08 دسمبر 2014ء بعد از دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)